DifaAhleSunnat.com
دفاعِ اہل سنت والجماعت دیوبند

خیر الوسائل

الی

ضبط المسائل

مرتب

حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب اوکاڑوی

مکتبہ امدادیہ
بی ٹی فٹبال روڈ، ملتان،
پاکستان ۔ فون: ۵۴۴۹۶۵

کل الحقوق محفوظہ

نام کتاب : خیرالوسائل الی ضبط المسائل
مرتب : حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب اوکاڑوی دامت برکاتہم العالیہ
کمپوزر : سیدسفیان احمدندوی (+91-9935025599)
ناشر : مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
(Ph: 061-544965)

ملنے کے پتے

- مکتبہ رحمانیہ، اردوبازار، لاہور
- مکتبہ العلم، اردوبازار، لاہور
- کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار، راولپنڈی
- قدیمی کتب خانہ، آرام باغ کراچی
- دارالاشاعت، اردوبازار، کراچی

میں نے اہل سنت کے عقائد کے دفاع کے لیے ایک ویب سائٹ تیار کی ہے۔مؤدبانہ گزارش ہے کہ آپ اس ویب سائٹ کا لنک اپنے تمام WhatsApp گروپس میں شیئر فرمائیں، تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد اہل سنت کے عقائد سے آگاہی حاصل کرسکیں اور اس علمی کاوش سے فائدہ اٹھاسکیں۔

آپ کے تعاون کا شکریہ۔ والسلام

اگر ٹائپنگ میں کوئی غلطی نظر آئے تو براہ کرم ایڈمن ٹیم @، سے رابطہ کریں ہماری غلطیوں کو معاف فرمادیں، اور اپنی دعاؤں میں ہمیں یاد رکھیں۔ difaahlesunnat@gmail.com

ضروری گزارش: اس کتاب کی تصحیح کی حتی الوسع کوشش کی گئی ہے اگر اس کے باوجود کہیں کتابتی اغلاط نظر آئیں تو نشاندھی فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں ان کی تصحیح کی جاسکے۔

فجزاکم اللّٰہ احسن الجزاء فی الدارین............ (ادارہ)

فهرست

مقدمہ...۵
توحیدِ باری تعالیٰ...۷
عقیدۂ ختم نبوت...۷
عقیدۂ حیات عیسیٰ علیہ السلام...۸
عقیدۂ حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ السلام...۹
فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم...۱۰
مقامِ خلفاءِ راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم...۱۱
شانِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ...۱۱
شانِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ...۱۲
شانِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ...۱۳
شانِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ...۱۳
شانِ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما...۱۴
شانِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ...۱۴
حجیت حدیث...۱۵
حجیت اجماع...۱۶
حجیت قیاس...۱۶
فضائل فقہ...۱۷
ضرورتِ تقلید...۱۸
ردِّ بدعت...۱۹
اثبات وسیلہ بالذات...۱۹
اثباتِ عذاب قبر...۲۰
قرآن وسنت میں قبر زمینی گڑھے کا نام ہے...۲۱
خرق عادت، معجزہ اور کرامت میں قدرت خدا تعالیٰ کی ہوتی ہے، پس ان کا انکار قدرتِ خداوندی کا انکار ہے...۲۲
وضو میں جرابوں پر مسح کی بجائے پاؤں کا دھونا ضروری ہے...۲۳
گردن کے مسح کا مستحب ہونا...۲۴
نمازِ فجر اُجالے میں پڑھنا...۲۴
گرمیوں میں ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھنا...۲۵
بعد غروب کے نمازِ مغرب سے پہلے نماز کی ممانعت...۲۵
ہر نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا...۲۶
جمعہ کی دوسری اذان...۲۷

دوہری اقامت..۲۷
ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا..۲۸
امام کے پیچھے قرأت نہ کرنا..۲۸
آہستہ آمین کہنا..۲۹
تکبیر تحریمہ کے علاوہ ترک رفع یدین..۳۰
عدم جلسۂ استراحت..۳۰
فرض نمازوں کے بعد دُعا کا اثبات..۳۱
فرضوں کے بعد اجتماعی دُعا..۳۲
ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا..۳۳
سر ڈھانپ کر نماز پڑھنا..۳۴
تین وتر ایک سلام کے ساتھ..۳۴
دعائے قنوت رکوع سے پہلے..۳۵
مرد وعورت کی نماز میں فرق..۳۶
قضاء سُننِ فجر (یعنی وقت قضائے سنتِ فجر)..۳۶
نابالغ کی امامت کا درست نہ ہونا..۳۷
تراویح بیس رکعت..۳۷
مقدار مسافتِ سفر..۳۸
عیدین میں چھ زائد تکبیروں کا ہونا..۳۸
غائبانہ نماز جنازہ کا عدم جواز..۳۹
نمازِ جنازہ میں صرف پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین..۴۰
نمازِ جنازہ میں قرأت کا نہ ہونا..۴۱
ایام قربانی کا تین دن ہونا..۴۱
اونٹ میں صرف سات حصے ہونا..۴۲
ایک مجلس کی تین طلاق کا تین ہونا..۴۲
مصافحہ بالیدین کا اثبات..۴۳
مسئلہ نفی علم غیب..۴۴
مسئلہ نفی حاضر ناظر..۴۴
مسئلہ نفی مختارِ کُل..۴۵
اکابرین امت اور یزید..۴۶
تراویح میں قرآن دیکھ کر پڑھنا..۴۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ و کفٰی و الصلوٰۃ و السلام علی سید الرسل و خاتم الانبیاء و علی اٰلہ و اصحابہ الاتقیاء و علی من تبعھم الٰی یوم الدین من المحدثین و الفقھاء. اما بعد!

برادران اہل سنت والجماعت کی خدمت میں عرض ہے کہ دنیا کے چند روزہ سفر میں تقریباً ہر انسان کو راہِ حق کی تلاش میں رہبروں کی ضرورت ہے اور رہزنوں سے بچنے کی ضرورت ہے۔اس ضرورت کو ہر دور میں علماء حقہ نے بڑے احسن طریقہ سے پورا فرمایا اور رہزنوں سے پوری حفاظت کر کے دین ہم تک پہنچایا، اب اس امانت کو بحفاظت آنے والی نسلوں تک منتقل کرنا ہمارا فرض ہے۔اس فرض کی ادائیگی کے لئے دورِ حاضر میں بہت سے فرقے رکاوٹ ہیں جن کا مجموعی مزاج یہ ہے کہ علماءِ حقہ سے لوگوں کو متنفر کر کے چند جہلاء کے پیچھے لگا دیا جائے نیز اسلام کے بنیادی اصولوں میں شکوک وشبہات ڈال دیئے جائیں تا کہ لوگ حق کو باطل اور باطل کو حق یقین کر لیں۔ایسی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت تھی کہ اہل علم کے پاس دلائل کے کچھ ایسے ہلکے پھلکے ہتھیار ہوں جن سے وہ ہر وقت لیس رہیں اور اہل باطل کے دانت کھٹے کرنے میں ان کو زیادہ مشقت نہ اٹھانی پڑے، زیر نظر رسالہ ''خیر الوسائل'' میں انہیں ہتھیاروں کو آیاتِ قرآنیہ اوراحادیث نبویہ کی شکل میں ترتیب دیا گیا ہے۔خدا کرے کہ یہ محنت نتیجہ خیز اور ثمر آور ثابت ہو مگر آیاتِ قرآنیہ اوراحادیث نبویہ سے آج کل ہر باطل فرقہ اپنے غلط استدلالات سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے جس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ آیات واحادیث کا وہ مفہوم جو تواتر سے ہم تک پہنچا ہے اس کا انکار کر دیا جائے اوراس کے مقابلہ میں لغت کی کتابوں سے نئے سے نئے مفہوم بیان کرنے شروع کر دیے جائیں۔اسی طرح وہ روایات جو قرآنی آیات یا امت کے عمل متواتر سے یا متابعات وشواہدات سے مؤید ہیں ان کو ان تائیدی امور سے منقطع کر کے خلافِ اصول محدثین وفقہاء اس پر جرح کر دی جائے اوراس کے مقابلہ میں شاذ بلکہ منکر روایات کو عوام میں یہ کہہ کر پھیلایا جائے کہ آج تک علماء کو ان روایات کا علم نہیں ہوا یا علم کے باوجود ان روایات سے عوام کو جاہل رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ہم عوام کی خدمت میں صدیوں سے پوشیدہ اس خزانے کو پیش کر کے دین کی وہ خدمت کر رہے ہیں جو آج تک کسی عالم نے نہیں کی حالانکہ ان باطل فرقوں کی یہ محنت حضور اقدس ﷺ کی اس پیشین گوئی کا مصداق ہے جس کو حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی اقدس ﷺ سے بایں الفاظ نقل فرمایا کہ **یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم و لا اٰبائکم فایاکم و ایاھم لا یضلونکم و لا یفتنو کم** (مسلم ج۱،ص۱۰)یعنی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں بہت فریب کرنے والے اور انتہائی جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے جو تمہارے پاس بعض ایسی احادیث لائیں گے جن کو تم نے اور تمہارے آباء واجداد نے سنا تک نہ ہوگا (چہ جائیکہ معمول بہا ہوں) پس تم ان کو اپنے قریب نہ آنے دینا اور خود ان کے قریب نہ جانا، وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور تمہیں فتنہ میں مبتلا نہ کر دیں۔اس حدیث میں حضور اقدس ﷺ نے امت کو آگاہ فرمادیا کہ معمول بہا احادیث کے مقابلہ میں متروک روایات کے معاشرہ میں پھیلانے سے گمراہی اور فتنے پیدا ہوں گے ان گمراہیوں اور فتنوں سے بچنے کی ایک ہی صورت ہے کہ جو روایات عملاً متواتر ہیں ان کو مضبوطی سے پکڑا جائے۔واضح رہے کہ امت جس روایت کو عملاً قبول کر لے محدثین کے ہاں بھی وہ قبول ہوتی ہے ایسی روایات کی اسناد پر بحث خلافِ اصول ہے۔چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ متوفی ۹۱۱ھ فرماتے ہیں **یحکم للحدیث بالصحة اذا تلقاہ الناس بالقبول و ان لم یکن لہ اسناد صحیح** (تدریب الراوی،ص۲۹) کہ بعض محدثین کا فرمان ہے کہ جب کسی حدیث کو لوگ قبول کر لیں تو اس حدیث کے صحیح ہونے کا حکم لگا دیا جاتا ہے اگر چہ اس کی سند صحیح نہ ہو،اسی طرح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں **ما تلقتھا الکافة عن الکافة غنوا بصحتھا عندھم عن طلب الاسناد لھا** (اعلام الموقعین ص۲۰۳ ج۱) یعنی جس روایت کو ایک طبقہ دوسرے طبقہ سے قبول کرتا آئے تو لوگ اس کی صحت کے بارہ میں اپنے ہاں اس کی سند کے طلب کرنے سے بے پرواہ ہو جاتے ہیں،اس کی مثال میں ابن قیم نے حدیث معاذؓ **اجتھد برأیی** کے ساتھ **لا وصیة لوارث** اور سمندر کے بارہ میں **ھو الطھور ماء ہ و الحل میتہ** نیز **اذا اختلف المتبایعان و السلعة قائمة تحالفا**

وترادّا البیع اورالدیة علی العاقلة روایات پیش کی ہیں کہ ان کی اسناد اگرچہ صحیح نہیں مگر تلقی امت بالقبول کی وجہ سے ان کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔اسی طرح متواتر روایات کے لئے بھی صحیح حدیث والی شرائط ضروری نہیں چنانچہ علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں المتواتر فانه صحیح قطعاً ولا یشترط فیه مجموع هٰذه الشروط (تدریب الراوی،ص۳۰)اور دوسری جگہ فرماتے ہیں ولذٰلک یجب العمل به من غیر بحث عن رجاله (تدریب الراوی،ص۱۰۴ج۲) یعنی خبر متواتر کے یقینی ہونے کی وجہ سے اس پر عمل کرنا واجب ہے بغیر اس کے راویوں کی بحث کرنے کے۔اسی طرح ابوالحسن بن الحصار تقریب المدارک شرح مؤطا مالک میں فرماتے ہیں قد یعلم الفقیه صحة الحدیث اذا لم یکن فی سنده کذاب بموافقة آیة من کتاب اللّٰه او بعض اصول الشریعة فیحمله ذٰلک علی قبوله والعمل به (تدریب الراوی،ص۳۰ج۱) یعنی بعض اوقات فقیہ حدیث کی صحت کو آیت قرآنی یا بعض اصول شریعت کی موافقت سے پہچانتا ہے بشرطیکہ اس کی سند میں کوئی کذاب راوی نہ ہو تو یہ بات اس کو اس حدیث کے قبول اور اس پر عمل کرنے سے برانگیختہ کرتی ہے۔ترمذی شریف کا مطالعہ کرنے والے پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ وہ بہت سے مقامات پر ایک حدیث پر ضعفِ سند کا حکم لگا کر فرماتے ہیں والعمل علی هٰذا یعنی عمل اس پر ہے اور بسا اوقات ایک حدیث کو صحیح قرار دے کر فرماتے ہیں کہ اس پر عمل نہیں معلوم ہوا کہ اسنادی تصحیح وتضعیف تلقی بالقبول کے مقابلہ میں قابلِ قبول نہیں۔علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں وما خالف القرآن والمتواتر من السنة وجب تأویله وان لم یقبل التأویل کان باطلاً. (انباء الاذکیا،ص۱۳)

یعنی جو خبر واحد قرآن پاک اور سنتِ متواترہ کے خلاف ہو تو اس کی تاویل واجب ہے اگر وہ تاویل کو قبول نہ کرے تو باطل قرار پائے گی۔اسی طرح اگر ایک ضعیف روایت کی تائید دوسری ضعیف روایت سے ہوجائے تو اس کا ضعف ختم ہوجاتا ہے۔ہم نے اس رسالہ میں تقریباً ہر مسئلہ میں قرآن پاک کی تائید ایک ایک آیت سے ذکر کردی ہے پھر روایات پر کم ازکم اس علاقہ کا متواتر عمل ہے اور پھر ہر ہر مسئلہ میں ایک سے زائد روایات ذکر کردی ہیں ان امور کی موجودگی میں اسنادی صحت بطریق محدثین کی ضرورت نہیں رہتی تاہم ہم نے اکثر مقامات پر محدثین سے تصحیح بھی نقل کردی ہے۔بخاری اور مسلم شریف کی روایت کی تصحیح نقل کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی کیونکہ یہ تو آفتاب آمد دلیلِ آفتاب کا مصداق ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا نعیم احمد صاحب، مالک مکتبہ امدادیہ ومدرس جامعہ خیرالمدارس کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انھوں نے اس کتابچہ کو شائع کرکے طلبہ وطالبانِ حق کی علمی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

کتبہ: محمد انور اوکاڑوی - مسئول شعبۃ التخصص فی الدعوۃ والارشاد - جامعہ خیرالمدارس ملتان

میں نے اہل سنت کے عقائد کے دفاع کے لیے ایک ویب سائٹ تیار کی ہے۔مؤدبانہ گزارش ہے کہ آپ اس ویب سائٹ کا لنک اپنے تمام WhatsApp گروپس میں شیئر فرمائیں،تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد اہل سنت کے عقائد سے آگاہی حاصل کرسکیں اور اس علمی کاوش سے فائدہ اٹھاسکیں۔

آپ کے تعاون کا شکریہ۔ والسلام

اگر ٹائپنگ میں کوئی غلطی نظر آئے تو براہ کرم ایڈمن ٹیم @ سے رابطہ کریں ہماری غلطیوں کو معاف فرمادیں،اور اپنی دعاؤں میں ہمیں یاد رکھیں۔difaahlesunnat@gmail.com

(۱) توحیدِ باری تعالیٰ

آیت: وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ج لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ. (پ۲،سورۃ البقرۃ،رکوع نمبر۱۹،آیت نمبر۱۶۳)

ترجمہ: اور جو تم سب کے معبود بننے کا مستحق ہے وہ تو ایک ہی معبود ہے۔اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، رحمٰن ہے رحیم ہے۔

حدیث نمبر ۱: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا مَعَاذُ! اَتَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلَهُ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا.

(بخاری ص۱۰۹۷، ج۲،باب ما جاء فی دعاء النبی ﷺ امعه الیٰ توحید اللّٰه تبارکت اسماؤہٗ وتعالیٰ جدّہ)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے معاذؓ! آپ کو معلوم ہے کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے۔حضرت معاذؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔

حدیث نمبر ۲: عن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما عن النبی ﷺ قَالَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسَةٍ عَلٰى اَنْ يُّوَحَّدَ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ. (مسلم شریف جلد اصفحہ ۳۲ باب ارکان الاسلام ودعائمه العظام)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ایک یہ کہ اللہ کی توحید اختیار کرنا اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور حج کرنا۔

حدیث نمبر ۳: عن عثمان رضی اللّٰه عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(مسلم شریف،جلد اصفحہ ۴۱)(باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنة قطعاً)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مرا اس حالت میں کہ وہ یقین رکھتا تھا اس بات کا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲) عقیدۂ ختم نبوت

آیت: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰـكِنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا.

(پ۲۲،سورۃ الاحزاب،آیت نمبر۴۰،رکوع نمبر۵)

ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

حدیث نمبر ۱: عن ابی حازم قال قاعدت ابا هريرة رضی اللّٰه عنه خمس سنين فسمعتهٗ يحدّث عن النبی ﷺ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَاِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ.

(بخاری شریف ص۴۹۱، ج ا باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، مسلم ص۱۲۶، ج۲ باب الامام جنة)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل نگرانی کرتے تھے ان کی انبیاء جب کبھی ایک نبی دنیا سے چلا جاتا تو اس کے بعد اور نبی آجاتا اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں اور عنقریب خلفاء ہوں گے پس وہ بہت ہوں گے۔

حدیث نمبر ۲: عن ثوبان رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ ثَلَاثُوْنَ کَذَّابُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نُبُوَّۃَ بَعْدِیْ (باب ماجاء لا تقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون) (ترمذی، ص۴۵ ج۲) ھذا حدیث صحیح وبمعناہ فی البخاری عن ابی ھریرۃ ص ۵۰۹.

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب میری امت میں تیس بہت جھوٹے پیدا ہوں گے سارے کے سارے یہ گمان کرتے ہوں گے کہ وہ نبی ہیں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حدیث نمبر ۳: عن سعد بن ابی وقاص رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَفِیْ رِوَایَۃِ مُسْلِمٍ اَنَّہٗ لَا نُبُوَّۃَ بَعْدِیْ.

(بخاری، ص۶۳۳، ج۲ باب غزوۂ تبوک ومسلم باب من فضائل علی بن ابی طالب ۲۷۸ ج۲) واللفظ المسلم.

ترجمہ: حضور اقدس ﷺ نے حضرت علی (کرم اللہ وجہہ) سے فرمایا کہ آپ کا مقام میرے ہاں ایسا ہے جیسے ہارون کا مقام ہے موسیٰ کے ہاں مگر بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ بے شک میرے بعد کوئی نبوت نہیں۔

(۳) عقیدہ حیات عیسیٰ علیہ السلام

آیت مبارکہ: اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ.

(پ۳، سورۂ آل عمران، رکوع نمبر ۶، آیت نمبر ۵۵)

ترجمہ: جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ میں لے لوں گا تجھ کو اور تجھ کو کافروں سے پاک کرنے والا ہوں اور تیرے متبعین کو ان لوگوں پر غالب رکھوں گا جو منکر ہیں روز قیامت تک۔

حدیث نمبر ۱: اَنَّ ابا ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ.

(بخاری، ص۴۹۰، ج۱، باب نزول عیسیٰ بن مریم)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہاری کس قدر عزت افزائی ہوگی جب عیسیٰ بن مریمؑ تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

حدیث نمبر ۲: عن نواس بن سمعان رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذْ بَعَثَ اللّٰہُ الْمَسِیْحَ بْنَ مَرْیَمَ فَیَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَۃِ الْبَیْضَاءِ شَرْقِیِّ دِمَشْقَ بَیْنَ مَھْرُوْذَتَیْنِ وَاضِعًا کَفَّیْہِ عَلٰی اَجْنِحَۃِ مَلَکَیْنِ.

(باب ذکر الدجال، مسلم، ص۴۰۱، ج۲)

ترجمہ: حضوراقدس ﷺ نے فرمایا کہ جب بھیجیں اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو پس وہ دمشق کے مشرقی روشن مینارہ پر دو چادروں کے درمیان اتریں گے اس حالت میں کہ رکھنے والے ہوں گے اپنے دونوں ہاتھوں کو دو فرشتوں کے پروں پر۔

حدیث نمبر ۳: عن محمد بن یوسف بن عبداللّٰہ بن سلام عن ابیه عن جدہ قال مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَعِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ قَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ.

(باب بلا ترجمه بعد باب ما جاء فی فضل النبی ﷺ، حدیث حسن غریب، ترمذی، ص۲۰۲ ج۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا کہ توراۃ میں حضور ﷺ کی صفات لکھی ہوئی ہیں اور حضرت عیسیٰ دفن کئے جائیں گے آپ ﷺ کے ساتھ پس ابومودود نے فرمایا کہ روضۂ مطہرہ میں ایک قبر کی جگہ بچی ہوئی ہے۔

(۴) عقیدہ حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

آیت مبارکہ: وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ. (پ۲، سورۃ بقرہ، آیت نمبر۱۵۴)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں ان کی نسبت یوں مت کہو کہ وہ مردے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم حواس سے ادراک نہیں کر سکتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے تھے کہ میرا نو قسمیں کھا کر یہ کہنا کہ حضور ﷺ قتل ہوئے ہیں اس سے بہتر ہے کہ ایک قسم کھا کر کہوں کہ قتل نہیں ہوئے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی بنایا اور آپ کو شہید بنایا۔ (مسند ابویعلیٰ ص۱۰۲)

حدیث نمبر ۱: عن ابی الدرداء رضی اللّٰہ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ.

(ابن ماجہ ص۱۱۸، باب ذکر وفاته و دفنه ﷺ اسناد جید مرقات ص۲۴۲، جلد۳، رجاله ثقات لكنه منقطع القول البديع ص۱۶۴، رجاله ثقات سراج منير ص۲۸۲، تهذيب التهذيب ص۳۹۸، جلد۳)

ترجمہ: رسولِ اقدس ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا زمین پر کہ وہ انبیاء کے اجسام کو کھائے پس اللہ کے نبی زندہ ہیں رزق دیے جاتے ہیں۔

حدیث نمبر ۲: عن ابی هریرة رضی اللّٰہ عنه قال ان رسول اللّٰہ ﷺ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِي حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

(ابوداؤد ص۲۷۹، ج۱ باب زيارة القبور اسناده حسن سراج منير حسن سراج منیر ص۲۰۹ ج۴)

وصححه النووی فی الاذکار. (تفسیر ابن کثیر ص۵۰۹، ج۵)

ترجمہ: رسولِ اقدس ﷺ نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی ایک مسلمان کہ وہ مجھ پر سلام پڑھے مگر اللہ تعالیٰ میری روح کو مجھ میں لوٹا دیتے ہیں تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔

حدیث نمبر ۳: عَن انسؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْاَنبِیَاءُ اَحیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِم یُصَلُّوْنَ.

(حیات انبیاء بیہقی بحوالہ شفاء السقام ص۱۸۰، صحیح البانی سلسلۃ الاحادیث ص۵۶۰) صحیح مرقات ص۲۴۱، ج۳، سراج منیر ص۲۵۶ جلد۲، فیض القدیر ص۱۸۴ جلد۳

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔

(۵) فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم

آیت مبارکہ: وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ. اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرَّاشِدُوْنَ.

(پ۲۶، سورۃ حجرات، آیت نمبر۷)

ترجمہ: لیکن اللہ تعالیٰ نے تم کو ایمان کی محبت دی اور اس کو تمہارے دلوں میں مرغوب کر دیا اور کفر اور فسق اور عصیان سے تم کو نفرت دی ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے فضل وانعام سے راہ راست پر ہیں۔

حدیث نمبر ۱: عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَاتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَیُقَالُ ھَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَھُمْ ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْ فِئَام مِنَ النَّاسِ فَیُقَالُ ھَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَھُمْ ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْ فِئَام مِنَ النَّاسِ فَیُقَالُ ھَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَھُمْ. (بخاری شریف ص۵۱۵، ج۱، باب فضائل اصحاب النبی ﷺ ومسلم ص۳۰۸، ج۲)

ترجمہ: رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا کہ ایک زمانہ لوگوں پر آئے گا کہ جس میں لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی پس کہا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی صحابیؓ رسولؐ سے پس وہ جواب دیں گے ''ہاں جی'' پس ان کو فتح نصیب ہوگی پھر لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ جس میں ایک گروہ لوگوں میں سے جہاد کرے گا پس کہا جائے گا ان کو کہ کیا تم میں کوئی تابعیؒ ہے۔ پس وہ جواب دیں گے ''جی ہاں'' پس فتح دی جائے گی ان کو۔ پھر لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ جس میں ایک گروہ لوگوں میں سے جہاد کرے گا پس پوچھا جائے گا ان سے کہ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے تابعی کی زیارت کی ہو (یعنی تبع تابعی) پس وہ جواب دیں گے کہ موجود ہے۔ پس فتح دی جائے گی ان کو۔

حدیث نمبر ۲: عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ.

(متفق علیہ، بخاری باب فضائل اصحاب النبی ﷺ ص۵۱۸، ج۱)

ترجمہ: سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہؓ کو برا بھلا مت کہو پس تم میں کا ایک آدمی اگر احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو صحابہ میں سے کسی ایک کے ایک صاع یا نصف صاع کے اجر کو نہیں پہنچ سکتا۔

حدیث نمبر ۳: عن جابرٍ رضی اللہ عنہ یقول سمعت النبی ﷺ یَقُوْلُ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِیْ اَوْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ. (رواہ الترمذی، باب فضل من راٰی النبی ﷺ وصحبہ ص۲۲۵، ج۲) ہٰذا حدیث حسن غریب۔

ترجمہ: سرورکان ومکانﷺ والسلام علٰی اصحابه واتباعهٖ الی یوم القیامة نے ارشادفرمایا آگ کسی مسلمان کو ہرگز نہ چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا اور جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔(یعنی صحابی اور تابعی کو)

(۶) مقام خلفاءِ راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حدیث نمبر ۱: عن عرباض بن سارية قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ.

(قال الترمذی حدیث حسن صحیح باب الاخذ بالسنة ص ۹۶، ج ۲، ابن ماجه ص ۵ باب اتباع سنة الخلفاء، الرَّاشِدين)

ترجمہ: رسول پاکﷺ نے فرمایا میری سنت کو لازم پکڑو اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنت کو لازم پکڑو اور مضبوط پکڑو داڑھوں کے ساتھ۔

حدیث نمبر ۲: من حدیث انس انه صلی اللّٰه علیه وسلم قال اَرْبَعَةٌ لَا يَجْتَمِعُ حُبُّهُمْ فِيْ قَلْبِ مُنَافِقٍ وَلَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ اَبُوْبَكْرٍؓ وَعُمَرُؓ وَعُثْمَانُؓ وَعَلِيٌّؓ.

(ابن عساکر در السحابہ فی مناقب القرابہ والصحابہ ص ۱۲۸)

ترجمہ: نبی کریمﷺ نے فرمایا چار شخص ایسے ہیں کہ ان کی محبت کسی منافق کے دل میں جمع نہیں ہوسکتی اور ان سے محبت تو مومن ہی کرے گا یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ۔

حدیث نمبر ۳: عن جابر بن عبداللّٰه رضی اللّٰه عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم اِنَّ اللّٰهَ اِخْتَارَ اَصْحَابِيْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ سِوَى النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاخْتَارَ لِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَرْبَعَةً اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ فَجَعَلَهُمْ اَصْحَابِيْ.

(رواه البزار ورجاله ثقات مجمع الزوائد ص ۱۶، ج ۱۰)

ترجمہ: رسول پاکﷺ نے ارشادفرمایا کہ میرے صحابہ کو اللہ تعالیٰ نے سارے عالمین میں سے پسند فرمایا سوائے انبیاء اور رسولوں کے اور پسند کیا میرے لئے میرے صحابہ میں سے چار کو یعنی ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ اور علیؓ، پس بنادیا ان کو میرے ساتھی۔

(۷) شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ۱: عن ابی هريرة رضی اللّٰه عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَالِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا اَبُوْبَكْرٍ فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيْهِ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَّاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ.

(ترمذی ص ۲۰۷، ج ۲۔ باب بلاترجمہ بعد باب مناقب ابی بکر الصدیقؓ، حدیث حسن غریب من هذا الوجه)

ترجمہ: حضورﷺ نے ارشادفرمایا کہ ہم نے ہر کسی کے احسان کا بدلہ دے دیا سوائے حضرت ابوبکرؓ کے کہ بیشک ہمارے اوپر اس کا احسان باقی ہے۔اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت میں عطا فرمائیں گے اور ہمیں کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا نفع حضرت ابوبکرؓ کے مال نے پہنچایا۔اگر میں کسی کو خاص دوست بناتا تو حضرت ابوبکرؓ کو بناتا۔آگاہ رہو تمہارے نبیؐ کے خاص دوست اللہ تعالیٰ ہیں۔

حدیث نمبر ۲ :   عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْهِمْ اَبُوْبَکْرٍ اَنْ یَؤُمَّهُمْ غَیْرُهٗ.

(ترمذی ص۲۰۸، ج۲باب بلاترجمہ بعد باب مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، حدیث غریب)

ترجمہ: رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا کہ کسی قوم کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ ان میں ابوبکرؓ موجود ہوں اوران کی امامت ابوبکرؓ کا غیر کرائے۔

حدیث نمبر۳:   عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ وَصَاحِبِیْ فِی الْغَارِ.

(ھذا حدیث حسن غریب صحیح) ترمذی ص۲۰۸، ج۲، باب بلا ترجمہ بعد باب مناقب ابی بکر الصدیقؓ)

ترجمہ: حضورانور ﷺ نے ارشادفرمایاابوبکرؓ سے کہ آپ میرے ساتھی ہوں گے حوض پراورغار میں۔

(۸)شانِ عمرفاروق رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ۱ :   عن عائشة رضی اللّٰہ عنها عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ قَدْ کَانَ یَکُوْنُ فِی الْاُمَمِ قَبْلَکُمْ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَکُنْ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْهُمْ اَحَدٌ فَاِنَّ عَمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ.

(مسلم باب فضائل عمر ص۲۷۶، ج۲، حدیث حسن صحیح ترمذی ص۲۱۰، ج۲ واللفظ لمسلم) (رواہ البخاری عن ابی ھریرةؓ معناہ ص۵۲۱)

ترجمہ: نبی پاک ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ تم سے پہلی امتوں میں ملہم لوگ ہوتے تھے۔پس اگرمیری امت میں کوئی ہے تو عمر بن الخطاب ان میں سے ہے۔

حدیث نمبر ۲ :   عَنْ عقبة بن عامر رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ کَانَ نَبِیٌّ بَعْدِیْ لَکَانَ عُمَرُؓ بْنَ الْخَطَّابِ.

(ترمذی شریف، ھذا حدیث حسن غریب ص۲۰۹، ج۲، باب مناقب عمربن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ)

ترجمہ: حضورِاقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن الخطاب ہوتے۔

حدیث نمبر۳:   عن انس رضی اللّٰہ عنہ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِشَابٍّ مِنْ قُرَیْشٍ فَظَنَنْتُ اَنِّیْ اَنَا هُوَ فَقُلْتُ وَمَنْ هُوَ فَقَالُوْا عَمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(ترمذی ص۲۰۹، ج۲، باب مناقب ابی حفص عمر بن الخطابؓ ھذا حدیث حسن صحیح)

ترجمہ: نبی اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو پس میں نے ایک محل کے ساتھ اپنے آپ کو پایا جو سونے کا تھا۔پس میں نے دریافت کیا کہ یہ محل کس کا ہے۔فرشتوں نے جواب دیا کہ قریش کے ایک نوجوان کا ہے۔پس میں سمجھا کہ وہ میں ہوں۔پس میں نے پوچھ بھی لیا کہ وہ کون ہے؟ پس انھوں نے کہا کہ وہ عمربن خطاب ہیں۔

(۹) شانِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ۱ : عن طلحة بن عبیداللّٰه رضی اللّٰه عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِی يَعْنِیْ فِی الْجَنَّةِ عُثْمَانُ ؓ.

(حدیث غریب، ترمذی شریف ص ۲۱۰، ج ۲، باب مناقب عثمان بن عفان رضی اللّٰه عنه)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا ہر نبی کے لئے رفیق (دوست) ہوتا ہے اور میرا رفیق جنت میں عثمان ہوگا۔

حدیث نمبر ۲ : عن انس بن مالک رضی اللّٰه عنه قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَبَايَعَ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ عُثْمَانَ فِیْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰی يَدَيْهِ عَلَی الْاُخْرٰی فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ.

(هذا حدیث حسن صحیح غریب،ترمذی ص ۲۱۱، مناقب عثمان بن عفان رضی اللّٰه عنه)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب حضور ﷺ نے بیعت رضوان کا حکم دیا اور حضرت عثمانؓ حضور ﷺ کے قاصد بن کر مکہ والوں کی طرف تشریف لے گئے تھے۔ فرمایا کہ لوگوں نے حضور علیہ السلام سے بیعت کی۔ پس رسول خدا نے فرمایا کہ عثمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کام کے لئے گیا ہے لہٰذا آپؐ نے اپنے ایک ہاتھ مبارک کو دوسرے ہاتھ پر رکھا پس ہوگیا رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ بہتر حضرت عثمان کے لئے دوسرے صحابہ کے ہاتھوں سے ان کی اپنی ذاتوں کے لئے۔

حدیث نمبر ۳: قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم مَنْ يَحْفِرُ بِئْرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ وَقَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهٗ عُثْمَانُ. (بخاری ص۵۲۲، ج۱، باب مناقب عثمان)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص بیئر رومہ کو خرید کر عام کردے اس لئے جنت ہوگی۔ پس اس کنویں کو حضرت عثمانؓ نے خرید کر عام کردیا اور یہ بھی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص جیش عسرہ کو سامان مہیا کرے اس کے لئے جنت ہے۔ پس یہ سامان حضرت عثمانؓ نے مہیا فرمایا۔

(۱۰) شانِ علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ۱ : قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ. (بخاری ص۵۲۵، ج۱، باب مناقب علی بن ابی طالب)

ترجمہ: حضور ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے۔

حدیث نمبر ۲ : عَنْ اُمِّ سلمة رضی اللّٰه عنها قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ.

(رواه احمد والترمذی حدیث حسنٌ غریب باب بلا ترجمة بعد باب مناقب علی رضی اللّٰه عنه ۲۱۳، ج ۲)

ترجمہ: ام سلمہ سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول پاک ﷺ فرماتے تھے کہ منافق حضرت علی سے محبت نہیں کرے گا اور مومن حضرت علی سے بغض نہ رکھے

گا۔

حدیث نمبر ۳: قَالَ عمر رضی اللّٰہ عنہ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَنْہُ رَاضٍ.

(اَیْ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللّٰہ عنہ، بخاری ص ۵۲۵، ج ۱)

ترجمہ: حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب دنیا سے تشریف لے گئے اس حال میں کہ آپ ﷺ حضرت علیؓ سے راضی تھے۔

(۱۱) شان حضرات حسنین رضی اللہ عنہما

حدیث نمبر ۱: عَنْ اَبِیْ سَعِیْد رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ.

(ترمذی، حدیث صحیح حسن ص ۲۱۷، ج ۲، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی بن ابی طالب والحسین بن علی بن ابی طالب)

ترجمہ: حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ حسنؓ اور حسینؓ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

حدیث نمبر ۲: قَالَ قَالَ ابْنُ عَمَرَ رضی اللّٰہ عنہ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا.

(حدیث صحیح، ترمذی ص ۲۱۸، ج ۲، مناقب الحسن بن علی بن ابی طالب والحسین بن علی بن ابی طالب)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول پاک ﷺ سے سنا فرمارہے تھے کہ حسن اور حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

حدیث نمبر ۳: عن البراء رضی اللّٰہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَیْنًا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا.

(ھذا حدیث حسن ترمذی ص ۲۱۸، ج ۲، باب مناقب الحسن بن علی بن ابی طالب والحسین بن علی بن ابی طالب)

ترجمہ: رسول پاک ﷺ نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا پس فرمایا اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں پس آپ بھی ان کو محبوب بنالیں۔

(۱۲) شان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ۱: عن عبدالرحمٰن بن ابی عمیرۃ رضی اللّٰہ عنہ وکان من اصحاب رسول اللّٰہ ﷺ عن النبی ﷺ اَنَّہٗ قَالَ لِمُعَاوِیَۃَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیًا مَھْدِیًّا وَاھْدِ بِہٖ. (ھذا حدیث حسن غریب، ترمذی ص ۲۲۴)

ترجمہ: حضور اقدس ﷺ نے حضرت معاویہؓ کے حق میں ارشاد فرمایا اے اللہ اس کو ہادی اور مہدی بنا اور اس کے ذریعے ہدایت دے۔

حدیث نمبر ۲: عن مسلمۃ بن مخلد ان رسول اللّٰہ ﷺ دعا لمعاویۃ رضی اللّٰہ عنہ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ وَالْحِسَابَ وَمَکِّنْ لَہٗ فِی الْبِلَادِ وَقِہٖ سُوْءَ الْعَذَابِ.

(تطهير الجنان ص ١٦) مجمع الزوائد منبع الفوائد ص ٣٥٦، ج ٩، مرسل ورجاله وثقوا)

ترجمہ: حضور ﷺ نے حضرت معاویہؓ کے لئے دعا فرمائی پس فرمایا کہ اے اللہ اس کو کتاب اللہ اور حساب کا علم عطا فرما۔ اور شہروں میں اس کو استقرار عطا فرما اور اس کو برے عذاب سے بچا۔

حدیث نمبر ۳: عن عبداللّٰه بن عمرو رضی اللّٰه عنه اَنَّ مُعَاوِيَةَ كَانَ يَكْتُبُ بَيْنَ يَدِی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رواه الطبرانی واسناده حسن، مجمع الزوائد ص٣٥٧، ج٩) (باب ما جاء فی معاوية بن ابی سفيانؓ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے سامنے کتابت کا کام سرانجام دیتے تھے۔

(۱۳) حجیت حدیث

آیت مبارکہ: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ.

(پ۵، سورة النساء رکوع۵، آیت نمبر ۵۹)

ترجمہ: اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور حاکموں کا جو تم میں سے ہیں۔

حدیث نمبر ۱: عن عبداللّٰه بن عمرو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ.

(قال النووی هٰذا حديث صحيح، مشكوٰة ص ٣٠، باب الاعتصام بالكتاب والسنة)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے اس وقت تک کوئی کامل مسلمان ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ اس کی خواہشات اس دین کے تابع نہ ہو جائیں جس کو میں لے کر آیا۔

حدیث نمبر ۲: عن مالک بن انس مرسلا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ.

(رواهُ فی المؤطا، مشكوٰة ص ٣١، باب الاعتصام بالكتاب والسنة)

ترجمہ: نبی پاک ﷺ کا پاک ارشاد ہے فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ہرگز تم گمراہ نہیں ہو سکتے جب تک ان کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے۔ یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ۔

حدیث نمبر ۳: عن عرباض بن سارية رضی اللّٰه عنه يقول قال رسول اللّٰه ﷺ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ.

(ابن ماجه ص٥، باب اتباع الخلفاء الراشدين) (حديث حسن صحيح، ترمذی ص ٩٦)

ترجمہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا لازم پکڑو میری سنت کو اور میرے خلفاء راشدین مہدیین (یعنی جو رشد والے اور ہدایت یافتہ ہیں) کی سنت کو اور ان کو دانتوں

سے مضبوط پکڑو۔

(۱۴) حجیت اجماع

آیت مبارکہ: وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآئَتْ مَصِيْرًا.

(پ۵، ع۱۴، سورۃ النساء آیت نمبر ۱۱۵)

ترجمہ: اور جو مخالفت کرے رسول اللہ کی جب کہ کھل چکی ہے اس پر سیدھی راہ اور چلے سب مسلمانوں کے راستے کے خلاف تو ہم حوالہ کریں گے اس کو اسی طرف جو اس نے اختیار کی۔ اور ڈالیں گے اس کو دوزخ میں جو بہت ہی بری جگہ ہے۔

حدیث نمبر ۱: فی حدیثٍ طویلٍ عن حذیفة بن الیمان رضی اللّٰہ عنه عن النبی ﷺ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ.

(بخاری شریف ص ۵۰۹، ج ۱، باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑ اور ان کے امام کو۔

حدیث نمبر ۲: عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنه ان رسول اللّٰہ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ اَمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ اِلَى النَّارِ.

(ھٰذا حدیث غریب ترمذی ص ۳۹، ج۲، باب فی لزوم الجماعه)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نہیں جمع کریں گے میری امت کو یا فرمایا کہ محمد ﷺ کی امت کو گمراہی پر اور اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہے اور جو شخص علیحدگی اختیار کرے گا جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

حدیث نمبر ۳: عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنه قَالَ قال رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیه وسلم فَاِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ يُّفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوْتُ اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً. (بخاری کتاب الاحکام ص۱۰۵۷، ج۲، باب السمع والطاعة للامام مالم تکن معصیة)

ترجمہ: رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب بھی کوئی جماعت سے ایک بالشت بھی جدائی اختیار کر کے مرے گا تو جاہلیت کی موت مرے گا۔

(۱۵) حجیت قیاس

آیت مبارکہ: فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِی الْاَبْصَار. (پ۲۸، سورۃ الحشر ع۴، آیت ۲) الاعتبار ھو القیاس (تفسیر اکلیل)

ترجمہ: سو عبرت پکڑو والے آنکھوں والو!

حدیث نمبر ۱ : عن عمرو بن العاص رضی اللّٰہ عنہ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا حَکَمَ الْحَاکِمُ فَاجْتَھَدَ فَاَصَابَ فَلَہٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَکَمَ فَاجْتَھَدَ ثُمَّ اَخْطَأَ فَلَہٗ اَجْرٌ. (باب اجر الحاکم اذا اجتھد، بخاری ص ۱۰۹۲، ج ۲. مسلم ص ۷۶، ج ۲)

ترجمہ: رسول اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی حاکم فیصلہ کرے پس خوب کوشش کرے پس ٹھیک فیصلہ کرلیا تو اس کے دو اجر ہیں اور اگر فیصلہ کیا پوری کوشش سے لیکن فیصلہ میں خطا ہوگئی تو اس کے لئے ایک اجر ضرور ہے۔

حدیث نمبر ۲ : عن ابن عباسٍ رضی اللّٰہ عنھما اَنَّ اِمْرَاۃً جَاءَتْ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَتْ

ایک صفحہ غائب ہے

کو بھی ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ حق کی ادائیگی کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

حدیث نمبر ۳: عن ام سلمہ رضی اللّٰہ عنھا عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اِنَّمَا اَقْضِیْ بَیْنَکُمْ بِالرَّأْیِ فِیْمَا لَمْ یَنْزِلْ عَلَیَّ فِیْہِ.

(ابوداؤد، ص ۵۰۵، ج ۲، طبع میر محمد کتب خانہ)

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے ہی فیصلہ کروں گا جن کے بارے میں مجھ پر کچھ نازل نہیں ہوا۔

(۱۶) فضائلِ فقہ

آیت مبارکہ: فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِّنْھُمْ طَائِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّھُوْا فِی الدِّیْنِ. (سورۃ توبہ، پ ۱۱، ع ۱۴، آیت نمبر ۱۲۲)

ترجمہ: سو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کی ہر ہر بڑی جماعت میں سے ایک ایک چھوٹی جماعت جہاد میں جایا کرے تاکہ باقی ماندہ لوگ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرتے رہیں۔

حدیث نمبر ۱ : عن حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللّٰہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِیَۃَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ یَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِی ﷺ یَقُوْلُ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ.

(باب قول النبی ﷺ لا تزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق، بخاری شریف ص۱۰۸۷، ج ۲)

ترجمہ: حضرت معاویہؓ نے حضور علیہ السلام کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا کہ آپ فرمارہے تھے کہ جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا معاملہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا کردیتا ہے۔

حدیث نمبر ۲ : قال عمرُ بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ لَا یَبِعْ فِیْ سُوْقِنَا اِلَّا مَنْ تَفَقَّہَ فِی الدِّیْنِ.

(ترمذی، ھٰذا حدیث حسن غریب ص ۱۱۰، ج ۱، باب فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا ہمارے بازار کا تاجر وہ ہوسکتا ہے جو فقہ کا علم رکھتا ہو۔

حدیث نمبر ۳: عن عبداللّٰہ بن عمرو رضی اللّٰہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسَیْنِ فِیْ مَسْجِدِہٖ فَقَالَ کِلَاھُمَا عَلٰی خَیْرٍ وَاَحَدُھُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِہٖ اَمَّا ھٰٓؤُلَاءِ فَیَدْعُوْنَ اللّٰہَ وَیَرْغَبُوْنَ اِلَیْہِ فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاھُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَھُمْ وَاَمَّا ھٰٓؤُلَاءِ فَیَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْہَ اَوِ الْعِلْمَ وَیُعَلِّمُوْنَ الْجَاھِلَ فَھُمْ اَفْضَلُ وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِیْھِمْ.

(رواہ الدارمی بحوالہ مشکوٰۃ ص ۳۶، کتاب العلم)

ترجمہ: حضور ﷺ کا مسجد نبوی میں دو مجلسوں پر سے گزر ہوا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ دونوں بھلائی پر ہیں۔ اور ایک مجلس دوسری سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ بہر حال یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت رکھتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہیں گے تو عطا کریں گے اور اگر چاہیں گے تو کچھ نہ دیں گے لیکن یہ لوگ پس یہ فقہ کا علم حاصل کرتے ہیں اور جاہل کو علم سکھاتے ہیں۔ پس یہ تو افضل ہیں اور میں بھی معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں اور اس مجلس (یعنی فقہ) کی مجلس میں تشریف فرما ہوئے۔

(۱۷) ضرورتِ تقلید

آیت مبارکہ: فَسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ. (پ ۱۴، ع ۱۲، سورۃ النحل، آیت نمبر ۴۳)

ترجمہ: سو پوچھو یاد رکھنے والوں سے اگر تم کو معلوم نہیں۔

حدیث نمبر ۱: عن حذیفۃ رضی اللّٰہ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِی اَبِیْ بَکْرٍؓ وَعُمَرؓ.

(ترمذی، حدیث حسن ص ۲۰۷، ج ۲، مناقب ابی بکر)

ترجمہ: حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ کی تقلید کرنا۔

حدیث نمبر ۲: ھُذَیْلُ بْنُ شُرَحْبِیْلَ رحمہ اللّٰہ یَقُوْلُ سُئِلَ اَبُوْ مُوْسٰی رضی اللّٰہ عنہ اِلٰی اَنْ قَالَ فَاَتَیْتُ اَبَا مُوْسٰی فَاَخْبَرْنَاہُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللّٰہ عنہ فَقَالَ لَا تَسْئَلُوْنِیْ مَادَامَ ھٰذَا الْحِبْرُ فِیْکُمْ.

(بخاری ص ۹۹۷، ج ۲، باب میراث ابنۃ ابن مع ابنۃ)

ترجمہ: ہُذَیل بن شرجیلؒ فرماتے تھے کہ حضرت ابوموسیٰؓ سے سوالات کئے گئے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا پس ہم نے ان کو خبر دی ابن مسعودؓ کے فرمان کی۔ تو ابوموسیٰؓ نے فرمایا کہ جب تک یہ علم کا سمندر تم میں موجود ہے تم مجھ سے سوال نہ کیا کرو۔

حدیث نمبر ۳: عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہؓ قَالَ اَتَتْ اِمْرَاَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَھَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْہِ قَالَتْ اَرَاَیْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْکَ کَاَنَّھَا تَقُوْلُ الْمَوْتَ قَالَ اِنْ لَمْ تَجِدِیْنِیْ فَاْتِیْ اَبَا بَکْرٍ.

(بخاری ص ۵۱۶، ج ۱، باب بلا ترجمہ بعد لو کنتُ متخذاً خلیلاً)

ترجمہ: جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور علیہ السلام کے پاس آئی تو آپ ﷺ نے اس کو حکم فرمایا کہ پھر کبھی آنا تو اس عورت نے کہا کہ حضرت آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں دوبارہ آؤں اور آپ کو نہ پاؤں گویا کہ موت کی طرف اشارہ کر رہی تھی تو حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تو آئے اور مجھے نہ پائے تو

ابوبکر کے پاس آجانا۔

(۱۸) ردِّ بدعت

آیت مبارکہ: وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ. (پ۱۵، ع۱۶، سورة الکهف، آیت نمبر۲۸)

ترجمہ: اور نہ کہا مان اس کا جس کا دل غافل کیا ہم نے۔

حدیث نمبر ۱: عن ابراهيم بن ميسرة رحمهما الله قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ.

(رواه البيهقی فی شعب الايمان مرسلا، بحواله مشكوٰة ص ۳۱)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے بدعتی کی تعظیم کی تو پس اس نے اسلام کے گرانے میں مدد کی۔

حدیث نمبر ۲: عن جابر رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اما بعد فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.

(مسلم ص ۲۸۴، ج ۱، كتاب الجمعة)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا بہترین بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور راستوں میں سے بہترین راستہ محمد ﷺ کا ہے اور کاموں میں سے براترین کام بدعات ہیں۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

حدیث نمبر ۳: عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت قال النَّبِیُّ ﷺ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ.

(بخاری شريف ص ۳۷۱، ج ۱، باب اذا اصطلحوا على صُلح لجورٍ فهو مَرْدُوْدٌ)

ترجمہ: حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات پیدا کی جو کہ اس دین میں سے نہ تھی پس وہ مردود ہے۔

(۱۹) اثبات وسیلہ بالذات

آیت مبارکہ: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ. (پ۶، ع۱۰، سورة المائدة، آيت نمبر ۳۵)

ترجمہ: اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اور ڈھونڈو اس تک وسیلہ۔

حدیث نمبر ۱: عن عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَنِیْ قَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوْئَهٗ وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ.

(قال الترمذی حسن صحيح، ص ۱۹۸، باب فی دعاءِ النبی وتعوذهٖ فی دبر كل صلوٰة)

ترجمہ: حضرت عثمان بن حنیف سے روایت ہے کہ ایک نابینا آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا پس کہا کہ آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھیں

درست کردیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور اگر تو چاہے تو صبر کر پس صبر کرنا تیرے لئے بہتر ہے۔ اس نے کہا جی بس آپ دعا فرمادیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پس حضور ﷺ نے اس کو حکم فرمایا کہ وہ وضو کرلے اور اچھی طرح اپنا وضو کرے اور یہ دعا مانگے: ''اے اللہ بے شک میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اور متوجہ ہوتا ہوں میں تیری طرف تیرے نبی یعنی محمد ﷺ جو رحمت والے نبی ہیں کے وسیلہ سے بے شک میں متوجہ ہوتا ہوں تیرے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت میں تا کہ پوری کی جائے میرے لئے اے اللہ میرے بارے میں حضور ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔

حدیث نمبر ۲: عن علیؓ بن ابی طالب قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا اَعْرَابِیٌّ بَعْدَ مَا دَفَنَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَرَمٰی بِنَفْسِهٖ عَلٰی قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَحَثَا مِنْ تُرَابِهٖ عَلٰی رَأْسِهٖ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتُ فَسَمِعْنَا قَوْلَکَ وَوَعَيْتَ عَنِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَوَعَيْنَا عَنْکَ وَفِيْمَا اُنْزِلَ عَلَيْکَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآئُوْکَ فَاسْتَغْفِرُوْا اللّٰهَ (الآية) وَقَدْ ظَلَمْتُ وَجِئْتُکَ تَسْتَغْفِرُلِیْ فَنُوْدِیَ مِنَ الْقَبْرِ اَنَّهٗ قَدْ غُفِرَ لَکَ.

(وفاء الوفاء، ص ۱۳۶۲)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا کہ ہمارے پاس ایک دیہاتی آیا حضور ﷺ کے مدفون ہوجانے کے بعد تین دن بعد۔ پس وہ قبر نبی علیہ السلام پر گر پڑا اور اس نے قبر کی مٹی کو اپنے سر پر مَل لیا اور کہا اے اللہ کے رسول آپ نے فرمایا اور ہم نے سن لیا آپ کی بات کو اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے یہ بات محفوظ کی اور ہم نے آپ سے یہ بات محفوظ کرلی اور اس وحی میں سے جو آپ پر نازل کی گئی یہ بھی ہے کہ ''اگر وہ بے شک جب ظلم کرکے اپنے نفسوں پر آجائیں آپ کے پاس پس گناہوں کی معافی مانگ لیں اللہ تعالیٰ سے اور اللہ تعالیٰ کے رسول بھی ان کے لئے معافی مانگ لیں البتہ پائیں گے وہ اللہ تعالیٰ کو معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا۔'' اور تحقیق میں نے ظلم کرلیا اور اب آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں آپ میرے لئے استغفار کریں۔ پس قبر مبارک سے آواز دی گئی کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تیرے گناہ معاف کردیئے ہیں۔

حدیث نمبر ۳: عن مالک الدار قَالَ اَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِیْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰی قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْتَسْقِ اللّٰهَ لِاُمَّتِکَ فَاِنَّهُمْ قَدْ هَلَکُوْا فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ اِئْتِ عُمَرَ رضی الله عنه فَاَقْرِئْهُ السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُ اِنَّهُمْ مُسْقَوْنَ وَقُلْ لَهٗ عَلَيْکَ الْکِيْسَ الْکِيْسَ فَاَتَی الرَّجُلُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَخْبَرَهٗ فَبَکٰی عُمَرُ رضی الله عنه ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ مَا آلُوْ اِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ (وفاء الوفاء ص ۱۳۷۴)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ کے زمانہ خلافت میں قحط پڑ گیا۔ پس ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کے قریب آیا۔ پس فرمایا اے اللہ کے رسول اپنی امت کے لئے بارش کی دعا کیجئے پس بے شک وہ تو ہلاک ہوچکے ہیں۔ پس وہ شخص سویا تو حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تو (حضرت) عمرؓ کے پاس جا اور اس کو سلام کہہ اور اس کو خبر دے کہ بے شک وہ بارش برسائے جائیں گے اور (حضرت) عمرؓ کو یہ کہنا کہ دانائی کو لازم پکڑ و پس وہ آدمی (حضرت) عمرؓ کے پاس آیا اور ان کو یہ ارشاد عالی سنایا پس (حضرت) عمرؓ زار و قطار رو پڑے پھر فرمایا اے اللہ نہیں کوتاہی کی میں نے مگر اس چیز میں کہ جس سے میں عاجز آگیا۔

(۲۰) اثباتِ عذاب قبر

آیت مبارکہ: وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْءُ الْعَذَابِ. اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا. وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ. (پ ۲۴، سورة المؤمن، آية نمبر ۴۵-۴۶)

ترجمہ: اور الٹ پڑا فرعون والوں پر بری طرح کا عذاب۔ وہ آگ ہے کہ دکھلا دیے جاتے ہیں صبح اور شام اور جس دن قائم ہوگی قیامت تو حکم ہوگا داخل کرو فرعون

والوں کوسخت سے سخت عذاب میں۔

حدیث نمبر ۱ : عن عائشة رضی اللّٰه عنها اَنَّ یَهُوْدِیَّةً دَخَلَتْ عَلَیْهَا فَذَکَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَکِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَالَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدُ صَلّٰی صَلوٰةً اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. (بخاری شریف، باب ما جاء فی عذاب القبر ص ۱۸۳ ، ج ۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ ان کے پاس آئی پس اس نے قبر کے عذاب کا تذکرہ کیا۔اس نے حضرت عائشہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ عذاب قبر سے تجھے پناہ میں رکھے تو حضرت عائشہ نے نبی کریم ﷺ سے عذاب قبر کے متعلق سوال کیا تو حضور ﷺ نے فرمایاہاں قبر کا عذاب حق ہے۔حضرت عائشہ طاہرہ طیبہؓ نے فرمایا،اس کے بعد میں نے ہمیشہ حضور ﷺ کودیکھا کہ جب کبھی نماز پڑھی تو عذاب قبر سے پناہ مانگی۔

حدیث نمبر ۲ : عن ابی سعیدؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ.

(ترمذی ص ۷۳، ج ۲، ابواب القیٰمة) (حدیث غریب)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا کہ قبر تو جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔

حدیث نمبر ۳: عن ابی بردة عن ابیه قَالَ لَمَّا اُصِیْبَ عُمَرُ جَعَلَ صُهَیْبٌ یَقُوْلُ وَاَخَاهُ فَقَالَ عُمَرُ اَمَاعَلِمْتَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ الْحَیِّ. (بخاری ص ۱۷۲ ، ج ۱ ، باب قول النبی یعذب المیت ببعض بکاء اهله)

ترجمہ: حضرت ابو بردہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ تکلیف میں مبتلا کئے گئے تو حضرت صہیبؓ فرمارہے تھے ہائے ہمارے بھائی (یعنی افسوس کررہے تھے)پس حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آپ کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اقدس ﷺ نے فرمایا کہ بے شک میت کو اس کے کنبہ قبیلہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

(۲۱) قرآن وسنت میں قبر زمینی گڑھے کا نام ہے

آیت مبارکہ: وَلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ. (سورۃ توبہ، آیت ۸۴)

ترجمہ: آپ عبداللہ بن ابی منافق کی قبر پر مت کھڑے ہوں۔

نوٹ: حضور ﷺ عبداللہ بن ابی منافق کی قبر پر کھڑے ہوئے تھے۔

حدیث نمبر ۱ : عن انس بن مالکؓ ان رسول اللّٰه ﷺ قال ان العبد اذا وضع فی قبره وتولّٰی عنه اصحابه ان یَسْمَعَ قرعَ نِعالهم اتاه ملکان الخ (بخاری ص ۱۸۳ - ۱۸۴ ، باب ماجاء فی عذاب القبر)

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے لوٹتے ہیں یقیناً وہ ان کے جوتوں کی آواز کو سن رہا ہوتا ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔

حدیث نمبر ۲: عن ابن عباسؓ قال مر النبی ﷺ علیٰ قبرین فقال انھما لیعذبان الخ.

(بخاری ص ۱۸۴، ج ۱، باب عذاب القبر من الغیبة و البول)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ حضور ﷺ دو قبروں پر سے گزرے تو آپ نے فرمایا تحقیق ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے۔

حدیث نمبر ۳: عن انس بن مالک قال شھدنا بنت رسول اللہ ﷺ ورسول اللہ ﷺ جالس علی القبر فرائیتُ عینیہ تدمعان.

(بخاری ص ۱۷۹، باب من یدخل قبر المرأة)

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کی بیٹی (کے جنازے میں) حاضر ہوئے اور حضور ﷺ قبر پر بیٹھے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی دونوں آنکھیں آنسوؤں سے بہہ رہی تھیں۔

نوٹ: ان روایات میں زمینی گڑھے کو ہی قبر کہا گیا ہے۔

(۲۲) خرقِ عادت معجزہ اور کرامت میں قدرت خدا تعالیٰ کی ہوتی ہے، ان کا انکار قدرتِ خداوندی کا انکار ہے۔

آیت مبارکہ: قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ. (آل عمران، آیت:۳۷)

ترجمہ: (حضرت زکریا علیہ السلام نے خلاف عادت مریم علیہا السلام کے پاس رزق دیکھ کر پوچھا کہ یہ تجھے کہاں سے ملتا ہے تو جواباً) حضرت مریمؑ نے فرمایا یہ اللہ کی طرف سے آتا ہے۔

حدیث نمبر ۱: عن ابی ھریرةؓ فی حدیث طویل واتی الاعمیٰ فقال ایّ شیٔ احب الیک قال یرد اللہ الیّ بصری فابصر بہ الناس قال فمسحہ فرد اللہ الیہ بصرہ.

(بخاری، ص ۴۹۲، ج ۱، باب ماذکر عن بنی اسرائیل)

ترجمہ: ایک لمبی حدیث میں ہے کہ فرشتہ نابینے کے پاس آیا، پھر اس سے کہا کہ تجھے کون سی چیز زیادہ محبوب ہے۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ میری بینائی میری طرف لوٹا دے، اس کے ذریعہ سے میں لوگوں کو دیکھوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف اس کی بینائی کو لوٹا دیا۔

حدیث نمبر ۲: فلولا ان لا تدافنوا لدعوت اللہ ان یسمعکم من عذاب القبر الذی اسمع منہ. (مسلم بحوالہ مشکوٰة ص ۲۵)

ترجمہ: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم مُردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں وہ عذاب قبر سنا دے جو میں سنتا ہوں۔

حدیث نمبر ۳: عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ جعل الحق علیٰ لسانِ عمرؓ وقلبه. (مشکوٰۃ ص ۵۵۷)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمرؓ کی زبان اور ان کے اہل پر رکھ دیا ہے۔

(۲۳) وضو میں جرابوں پر مسح کے بجائے پاؤں کا دھونا ضروری ہے

آیت مبارکہ: وَامْسَحُوا بِرُؤُسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ. (مائدہ، آیت: ۶)

ترجمہ: اور اپنے سروں کا مسح کر لیا کرو اور اپنے پیروں کو ٹخنوں سمیت دھو لیا کرو۔

حدیث نمبر ۱: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه ان النبی ﷺ رأیٰ رَجُلًا لَمْ يَغْسِلْ عَقِبَهُ فَقَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

(مسلم ص ۱۲۵، ج ۱، باب غسل الرجلین بکمالھما)

ترجمہ: حضور ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے ایڑی کو نہ دھویا تو حضور ﷺ نے فرمایا ہلاکت ہو جہنم کی خشک ایڑیوں کے لئے۔

حدیث نمبر ۲: عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنه قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ فَاَدْرَكَنَا وَقَدْ حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى اَرْجُلِنَا فَنَادٰى وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ. (مسلم ص ۱۲۵، باب غسل الرجلین بکمالھا)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم سفر میں تھے اور حضور ﷺ پیچھے رہ گئے ہم سے پھر جب تشریف لائے تو عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ پس ہم نے تو اپنے پاؤں پر مسح شروع کر دیا تو آپ ﷺ نے آواز دے کر فرمایا ہلاکت ہے ایڑی خشک رکھنے والوں کے لئے آگ سے۔

حدیث نمبر ۳: عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنه عن النبی ﷺ اَنَّهٗ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَلَيْسَ بِالْمُتَّصِلِ وَلَا بِالْقَوِيِّ.

(ابوداؤد ص ۲۲، ج ۱)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ نے حضور علیہ السلام سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے جرابوں پر مسح کیا حالانکہ یہ روایت متصل السند اور پختہ راویوں سے منقول نہیں ہے۔

(۲۴) گردن کے مسح کا مستحب ہونا

حدیث نمبر ۱ : عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہ ان النبی ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ بِيَدَيْهِ عَلٰى عُنُقِهِ وُقِيَ الْغُلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

(حدیث صحیح (التلخیص الحبیر ص ۳۴، ج ۱)

ترجمہ: نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے وضو کیا اور اپنے ہاتھوں سے گردن کا مسح بھی کرلیا تو قیامت کے دن طوق سے بچادیا جائے گا۔

حدیث نمبر ۲ : عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَلْحَةَ بن مصرف عن ابیه عن جده اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ رَأْسَهٗ حَتّٰى بَلَغَ الْقَذَالَ مِنْ مُقَدَّمِ عُنُقِهٖ.

(مسند احمد، ج ۱ طحاوی ص ۲۷، ج ۱، باب فرض مسح الرأس) وقد مر تحسین حدیث طلحة استدراک الحسن ص ۲۲)

ترجمہ: حضور ﷺ کو دیکھا گیا کہ آپ ﷺ مسح فرمارہے تھے اپنے سر کا یہاں تک کہ پہنچے گدی تک گردن کے اگلے حصہ سے۔

حدیث نمبر ۳: عن موسیٰ بن طلحة رضی اللّٰہ عنہ قال مَنْ مَسَحَ قَفَاهُ مَعَ رَأسِهٖ وُقِيَ الْغُلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (قَالَ الْحَافِظُ فَيَحْتَمِلُ اَنْ يُّقَالَ هٰذَا وَاِنْ كَانَ مَوْقُوْفًا فَلَهٗ حُكْمُ الرَّفْعِ.

(اعلاء السنن ص ۲۴، ج ۱)

ترجمہ: حضرت موسیٰ بن طلحہؓ سے روایت سے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے سر کے ساتھ گردن کا مسح بھی کرلیا قیامت کے دن طوق سے بچایا جائے گا۔ حافظؒ نے فرمایا احتمال ہے اس بات کا یوں کہا جائے کہ اگرچہ یہ حدیث موقوف ہے لیکن مرفوع کے حکم میں ہے۔

(۲۵) نمازِ فجر اُجالے میں پڑھنا

حدیث نمبر ۱ : عن ابراھیم قال مَا اَجْمَعَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلٰى شَيْءٍ مَا اَجْمَعُوْا عَلَى التَّنْوِيْرِ بِالْفَجْرِ.

(ص ۳۲۲، ج ۱، ابن ابی شیبہ)

ترجمہ: حضرت ابراہیمؒ سے مروی ہے کہ جتنا صحابہ کرامؓ کا اجماع صبح کی نماز کے روشن کرکے پڑھنے پر ہوا کسی اور چیز پر ایسا اجماع اور اکٹھ ہرگز نہیں ہوا۔

حدیث نمبر ۲ : عن محمود بن لبید عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا اَسْفَرْتُمْ بِالصُّبْحِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ بِالْاَجْرِ.

(نسائی ص ۶۵، ج ۱، باب الاسفار) (صحیح سندہ (الزیلعی) اعلاء السنن ص ۱۶، ج ۱)

ترجمہ: رسولِ خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم صبح روشن کرکے کیوں نہیں پڑھتے حالانکہ یہ بہت بڑی ثواب کی چیز ہے۔

حدیث نمبر ۳: عن رافع بن خدیج رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ.

(ابن ابی شیبة، ص ۳۲۱، ج ۱) (حسن صحیح، ترمذی ص ۴۹)

ترجمہ: حضورِاقدس ﷺ نے فرمایا صبح کی نماز روشن کر کے پڑھا کرو کیونکہ اس میں بہت بڑا اجر ہے۔

(۲۶) گرمیوں میں ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھنا

حدیث نمبر ۱: عن ابی ھریرة رضی اللّٰہ عنہ عن النبی ﷺ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرَدُوْا بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِیْحِ جَھَنَّمَ.

(بخاری ص۷۷، ج ۱، باب الابراد بالظھر فی شدة الحر، حسن صحیح، ترمذی ص ۴۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جب سخت گرمی پڑ جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہے۔

حدیث نمبر ۲: عن ابی سعید رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَبْرِدُوْا بِالظُّھْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ.

(بخاری ج ۱، ص۷۷)

ترجمہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہے۔

حدیث نمبر ۳: قال حدثنا خالد بن دینار ابوخلدة سمعت انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوۃِ وَاِذَا کَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ.

(نسائی ص۸۷، ج ۱، رجالہ ثقات (اعلاء السنن ص۳، ج ۲)

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب گرمی کا موسم ہوتا ہے تو آپ ﷺ نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھتے تھے اور جب سردیوں کا موسم ہوتا تو جلدی پڑھتے تھے۔

(۲۷) بعد غروب کے نمازِ مغرب سے پہلے نماز کی ممانعت

حدیث نمبر ۱: عن طاؤس قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَمَرَ (رضی اللّٰہ عنھما) عَنِ الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ مَا رَأَیْتُ اَحدًا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یُصَلِّیْھِمَا وَرَخَّصَ فِیْ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

(ابو دائود، ص ۱۸۲، باب الصلوٰة قبل المغرب) وسکت عنہ ابو داؤد ثم المنذری فی مختصرہ فھو صحیح عندھما وقال النووی فی الخلاصة اسنادہٗ حسن (اعلاء السنن ص۴۷، ج ۲)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ میں نے تو نبی پاک ﷺ کے زمانہ میں کسی کو ان دو رکعتوں کو پڑھتے ہوئے نہ دیکھا۔ البتہ عصر کے بعد کی دو رکعتوں میں رخصت دی تھی آپ ﷺ نے۔

حدیث نمبر ۲: عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ اِبْرَاهِیمَ عَنِ الصَّلوٰةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَنَهَانِیْ عَنْهَا وَقَالَ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَاَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ لَمْ یُصَلُّوْهَا.

(کتاب الآثار ص ۲۹، ج ۱) رجاله ثقاة (اعلاء السنن ص ۵۰ ج ۲)

ترجمہ: حضرت حمادؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیمؒ سے مغرب سے پہلے نماز کے بارہ میں پوچھا تو انھوں نے مجھے منع فرمایا اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ نے اس نماز کو نہیں پڑھا۔

حدیث نمبر ۳: عن جابر رضی اللّٰہ عنہ: "سَأَلْنَا نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ هَلْ رَأَیْتُنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یُصَلِّی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ؟ فَقُلْنَ: لَا، غَیْرَ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ رضی اللّٰہ عنہا قَالَتْ: صَلَّاهُمَا عِنْدِیْ مَرَّةً فَسَأَلْتُهُ مَا هٰذِهِ الصَّلوٰةُ فَقَالَ (ﷺ) نَسِیْتُ الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَصَلَّیْتُهُمَا الْاٰنَ"

(رواہ الطبرانی فی "مسند الشامیین "زیلعی" قلت: واسنادہٗ حسن، اعلاء السنن ص ۵۰، ج ۲)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم نے ازواج مطہراتؓ سے پوچھا کہ آپ میں سے کسی نے رسول پاک ﷺ کو مغرب سے پہلے دو رکعتوں کو پڑھتے دیکھا۔ پس ان سب نے فرمایا کہ "نہیں" صرف حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا ہاں ایک دفعہ حضور ﷺ نے میرے سامنے ان دو رکعتوں کو پڑھا تو میں نے پوچھ لیا کہ حضرت یہ کون سی نماز پڑھی آپ نے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا میں عصر سے پہلے دو رکعت پڑھنا بھول گیا تھا تو یہ وہی ہیں۔

(۲۸) ہر نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا

آیت مبارکہ: اِنَّ الصَّلوٰةَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا.

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر وقت مقرر میں فرض کی گئی ہے۔

حدیث نمبر ۱: عن عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُصَلِّی الصَّلوٰةَ لِوَقْتِهَا اِلَّا بِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ.

(نسائی، ص ۴۴، ج ۲؛ باب الجمع بین الظهر والعصر بعرفة) اسنادہ صحیح (اعلاء السنن ص ۶۷، ج ۲)

ترجمہ: نبی اقدس ﷺ نماز کو اپنے وقت پر پڑھا کرتے تھے مگر "مزدلفہ" اور "عرفات" میں۔

حدیث نمبر ۲: عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللّٰہ عنہ قَالَ الْجَمْعُ بَیْنَ الصَّلوٰتَیْنِ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ مِنَ الْکَبَائِرِ.

(مصنف ابن ابی شیبة، ج ۲، ص ۴۵۹)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا کہ بغیر عذر شرعی دو نمازوں کو جمع کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

حدیث نمبر ۳: عن ابن عباسؓ عن النبی ﷺ قَالَ مَنْ جَمَعَ بَیْنَ الصَّلوٰتَیْنِ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ فَقَدْ اَتٰی بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْکَبَائِرِ.

(ترمذی ص ۴۸، ج ۱، باب ما جآء فی الجمع بین الصلوتین، والعمل علیٰ هٰذا عند اهل العلم وقال الحاکم فی المستدرک حنش

بن القیس من اهل الیمن ثقة وزعم ابومحصن انه شیخ صدوق ولما رواه شاهدًا صحیحًا موقوفاً. (اعلاء السنن ج۲، ص ۷۱)

ترجمہ: حضوراقدس ﷺ کاارشادمبارک ہے کہ جس شخص نے دونمازوں کوبغیرعذرشرعی کے جمع کردیاتووہ کبیرہ گناہوں کے دروازے پرپہنچ گیا۔

(۲۹) جمعہ کی دوسری اذان

حدیث نمبر ۱: عن الزهری قَالَ کَانَ الْاَذَانُ عِنْدَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ فَاَحْدَثَ اَمِیْرِ الْمؤمِنِیْنَ عُثْمَانُ التَّاذِیْنَةَ الثَّالِثَةَ عَلَی الزَّوْرَاءِ لِیَجْتَمِعَ النَّاسُ.

(مصنف ابن ابی شیبه ص ۱۴۰، ج ۲، الاذان یوم الجمعة)

ترجمہ: امام زہریؒ نے ارشادفرمایا کہ اذان امام کے خطبہ کے لئے نکلنے کے وقت ہوتی تھی لیکن حضرت عثمانؓ نے اپنے دورخلافت میں تیسری اذان (بشمول اقامت) بھی جاری کردی جوزوراءمقام پرہوتی تھی تاکہ لوگ جمع ہوجائیں۔

حدیث نمبر ۲: عن السائب بن یزید رضی اللّٰه عنه یقول اِنَّ الْاَذَانَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ کَانَ اَوَّلُهٗ حِیْنَ یَجْلِسُ الْاِمَامُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَی الْمِنبَرِ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا کَانَ فِیْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَکَثُرُوْا اَمَرَ عُثْمَانُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْاَذَانِ الثَّالِثِ فَاُذِّنَ بِهٖ عَلَی الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِکَ.

(بخاری ص ۱۲۵، ج ۱ باب التاذین عند الخطبة)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزیدفرمایاکرتے تھے کہ پہلی اذان جمعہ کے دن اس وقت ہوئی تھی جب امام منبرپرجمعہ کے دن بیٹھ جاتا تھااورحضورعلیہ السلام اور حضرت ابوبکرؓاورحضرت عمرؓکےزمانہ میں ایساہی تھالیکن حضرت عثمانؓ کےزمانہ خلافت میں جب لوگ کثیرہوگئےتوحضرت عثمانؓ نےتیسری اذان کاحکم دیاجمعہ کے دن۔پس مؤذن نےزوراءمقام پراذان کہی اورپھراسی پرمعاملہ پختہ ہوگیا۔

حدیث نمبر ۳: عن الزهری قَالَ اَوَّلُ مَنْ اَحْدَثَ الْاَذَانَ الْاَوَّلَ عُثْمَانُ لِیُؤْذِنَ اَهْلَ الْاَسْوَاقِ.

(مصنف ابن ابی شیبه ص ۱۴۰، ج ۲، الاذان یوم الجمعة)

ترجمہ: امام زہریؒ سےمروی ہےفرمایاکہ سب سےپہلی اذان جس نےشروع کی وہ حضرت عثمان ہیں تاکہ شہروالوں کواطلاع دی جاسکے۔

(۳۰) دوہری اقامت

حدیث نمبر ۱: عن الشعبی عن عبداللّٰه بن زید الانصاری رضی اللّٰه عنه قَالَ سَمِعْتُ اَذَانَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَکَانَ اَذَانُهٗ وَاِقَامَتُهٗ مَثْنٰی مَثْنٰی.

(ابوعوانه ص ۳۳۱، ج ۱، مرسل قوی آثار السنن ص ۶۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زیدانصاری فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک علیہ السلام کی اذان سنی توآپ کی اذان اوراقامت دوہری ہوتی تھی۔

حدیث نمبر ۲: عن ابی محذورة رضی اللّٰه عنه اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشَرَةَ کَلِمَةً وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشَرَةَ کَلِمَةً.

حسن صحیح (ترمذی، ص۴۸، ج ا ، نسائی ص ۱۰۳ ، ج ا ، کم الاذان من کلمۃ، باب ماجاء فی الترجیع فی الاذان)

ترجمہ: حضرت ابومحذورہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو اذان سکھلائی ۱۹ کلمات اور اقامت ۱۷ کلمات۔

حدیث نمبر ۳: عن عبدالعزیز بن رفیع قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَحذُوْرَۃَ رضی اللّٰہ عنہ یُؤَذِّنُ مَثْنٰی مَثْنٰی وَیُقِیْمُ مَثْنٰی.

(طحاوی، ص ۱۰۲ ، ج ا) صححہ ابن الترکمانی (اعلاء السنن) اسنادہ حسن (آثار السنن ص۶۷)

ترجمہ: عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں نے ابومحذورہؓ کو اذان اور اقامت دوہری کہتے ہوئے سنا۔

(۳۱) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

حدیث نمبر ا : عن وائل بن حجرؓ قَالَ رَأَیْت النبی ﷺ یَضَعُ یَمِیْنَہٗ عَلٰی شِمَالِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ.

(ابن ابی شیبہ ص ۳۹۰ ج ا ، باب وضع الیمین علی الشمال) اسنادہٗ صحیح (آثار السنن ص ۹۰)

ترجمہ: وائل ابن حجرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے ناف کے نیچے۔

حدیث نمبر ۲ : عن الحجاج بن حسان قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ اَوْ سَأَلْتُہٗ قَالَ قُلْتُ کَیْفَ یَصْنَعُ قَالَ یَضَعُ بَاطِنَ کَفِّ یَمِیْنِہٖ عَلٰی ظَاھِرِ کَفِّ شِمَالِہٖ وَیَجْعَلُھُمَا اَسْفَلَ مِنَ السُّرَّۃِ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۱، ج ا ، باب وضع الیمین علی الشمال) اسنادہ صحیح (آثار السنن ص ۹۱)

ترجمہ: حجاج بن حسان نے فرمایا کہ میں نے ابومجلز سے پوچھا کہ کیسے کرتے تھے وہ نماز میں تو اس نے فرمایا کہ دائیں ہاتھ کے اندر کے حصے کو بائیں ہاتھ کے ظاہر کے حصے پر رکھتے تھے ناف کے نیچے۔

حدیث نمبر ۳: عن علیّ رضی اللّٰہ عنہ قال مِنْ سُنَّۃِ الصَّلٰوۃِ اَنْ تُوْضَعَ الْاَیْدِی عَلَی الْاَیْدِی تَحْتَ السُّرَّۃِ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۱، ج ا ، باب وضع الیمین علی الشمال) ھٰذا الحدیث لا ینزل عن درجۃ الحسن (اعلاء السنن ص ۱۴۱ ، ج۲)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نماز کی سنتوں میں سے ایک سنت یہ بھی ہے کہ ہاتھوں کو ہاتھوں پر رکھا جائے ناف کے نیچے۔

(۳۲) امام کے پیچھے قرأت نہ کرنا

آیت مبارکہ: وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ.

(پ ۹، ع ۱۴ ، سورۃ الاعراف، آیت ۲۰۴)

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگایا کرو اور خاموش رہا کرو امید ہے کہ تم پر رحمت ہو۔

حدیث نمبر ۱ : عن عمران بن حصين رضى الله عنه ان رسول الله ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَيُّكُمْ قَرَأَ اَوْ اَيُّكُمُ الْقَارِئُ قَالَ رَجُلٌ اَنَا فَقَالَ قَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا.

(مسلم شريف ص ۱۷۲ ، ج ۱ ، باب نهى المأموم عن جهره بالقرائة خلف الامام)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی پس ایک آدمی نے آپ کے پیچھے ''سورۃ اعلیٰ'' پڑھنا شروع کر دیا۔ پس جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کس نے پڑھا یا فرمایا کہ تم میں سے کون ہے قاری۔ ایک آدمی نے جواب دیا جی میں تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے یقین کرلیا کہ تم میں سے بعض نے میری قرأۃ میں خلجان کیا ہے۔

حدیث نمبر ۲ : عن ابن عباس رضى الله عنهما قَالَ قال رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ صَلٰوةٍ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا وَرَاءَ الْاِمَامِ.

(بيهقى كتاب القرائة، ص ۱۷۳)

ترجمہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی نماز نماز ہی نہیں کہ جس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے الا یہ کہ امام کے پیچھے ہو۔

حدیث نمبر ۳: عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه قَالَ كَانُوْا يَقْرَؤُوْنَ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ خَلَطْتُمْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ.

(رواه احمد وابويعلى والبزار ورجال احمد رجال الصحيح مجمع الزوائد، باب القرأة، ص ۱۱۱ ، ج ۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام حضور ﷺ کے پیچھے قرأۃ کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے مجھ پر قرآن خلط ملط کر دیا۔

(۳۳) آہستہ آمین کہنا

حدیث نمبر ۱ : عن وائل بن حجر رضى الله عنه قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ آمِيْنُ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ. (ترمذى، باب ما جاء فى التامين ص ۵۸، ج ۱) اسنادهٔ صحيح (آثار السنن ص ۱۰۴)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غیر المغضوب علیہم والضالین پر پہنچے تو فرمایا آمین اور اپنی آواز کو پست کرلیا۔

حدیث نمبر ۲ : عن ابى هريرة رضى الله عنه ان رسول الله ﷺ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تامِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. (بخارى ص ۱۰۸ ، ج ۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہا کرو۔ اس لئے کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے گی تو اس کے سب پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

نوٹ: فرشتوں کے ساتھ پوری موافقت آہستہ آمین کہنے میں ہے۔

حدیث نمبر۳: عن ابی وائل رضی اللّٰہ عنہ قَالَ کَانَ عُمَرُ وَعَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا لَا یَجْھَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّأمِیْنِ.

(طحاوی ص ۱۴۰، ج ۱، باب قرائۃ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم؛ رجالہٗ رجال الجماعۃ غیر البقال وھو ثقۃ مدلس، اعلاء السنن ص ۱۸۴، ج ۲)

ترجمہ: حضرت ابووائلؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ بسم اللہ اور تعوذ اور آمین جہراً نہ فرماتے تھے۔

(۳۴) تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ ترک رفع یدین

حدیث نمبر ۱: عن علقمۃ قال قال عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ اَلَا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّۃٍ. (حدیث حسن ترمذی ص ۵۹، ج ۱، باب رفع الیدین عند الرکوع)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں تمہیں رسول پاک ﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں۔ پس نماز پڑھائی لیکن رفع یدین صرف تکبیر تحریمہ کے وقت کیا۔

حدیث نمبر ۲: عن الاسود قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ فِیْ شَیْءٍ مِنْ صَلٰوتِہٖ اِلَّا حِیْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۳۷، ج ۱، باب من کان یرفع یدیہ فی اوّلِ تکبیرہ ثم لا یعود) اثر صحیح (آثار السنن ص ۱۳۶)

ترجمہ: حضرت اسودؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ کے ساتھ نماز پڑھی انھوں نے اپنی پوری نماز میں کہیں رفع یدین نہ کیا صرف اس وقت کیا جب نماز شروع کی تھی۔

حدیث نمبر ۳: عن مجاھد قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللّٰہ عنہما فَلَمْ یَکُنْ یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِلَّا فِی التَّکْبِیْرَۃِ الْاُوْلٰی مِنَ الصَّلٰوۃِ.

(طحاوی ص ۱۵۵، ابن ابی شیبہ ص ۲۳۷، ج ۱) سندہ صحیح (آثار السنن ص ۱۳۸)

ترجمہ: حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ رفع یدین نہ کرتے تھے مگر صرف تکبیر اولیٰ کے وقت کیا۔

(۳۵) عدم جلسۂ استراحت

حدیث نمبر ۱: عن النعمان بن ابی عیاش قَالَ اَدْرَکْتُ غَیْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ فَکَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ السَّجْدَۃِ فِیْ اَوَّلِ رَکْعَۃٍ وَالثَّالِثَۃِ قَامَ کَمَا ھُوَ وَلَمْ یَجْلِسْ. (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۵، ج ۱) اسنادہٗ حسن (آثار السنن ص ۱۲۶)

ترجمہ: نعمان بن ابی عیاشؒ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے کئی صحابہ کرام کو پایا پس جب سجدہ سے سر اُٹھاتے تھے پہلی رکعت اور تیسری رکعت میں تو ویسے ہی کھڑے ہوجاتے بیٹھتے نہ تھے۔

حدیث نمبر ۲: عن عبدالرحمٰن بن یزید قَالَ رَمَقْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللّٰہ عنہ فَرَأَیْتُہٗ یَنْھَضُ عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْہِ وَلَا یَجْلِسُ اذا صَلّٰی فِیْ رَکْعَۃً حِیْنَ یَقْضِی السُّجُوْدَ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی.

(سنن کبریٰ بیہقی ص۱۳۵) وصححہٗ البیہقی (آثار السنن ص۱۲۶)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے فرمایا کہ میں عبداللہ بن مسعود کو دیر تک نماز میں دیکھتا رہا پس میں نے ان کو دیکھا کہ کھڑے ہوجاتے اپنے پاؤں کے اگلے حصوں پر، اور نہیں بیٹھتے تھے پہلی رکعت میں جب سجدہ پورا کرتے۔

حدیث نمبر ۳: عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ یُصَلِّیْ الخ حَدِیْثٌ طَوِیْلٌ اِلٰی اَنَّ قَالَ ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِکَ فِیْ صَلٰوتِکَ کُلِّھَا.

(بخاری شریف، ۹۸۶، ج۲)

ترجمہ حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور آگے لمبی حدیث بیان فرمائی یہاں تک یہ بھی فرمایا کہ پھر سجدہ کر یہاں تک کہ سکون سے سجدہ کرے پھر سر سجدہ سے اٹھا یہاں تک کہ برابر بیٹھ جائے سکون کے ساتھ پھر سجدہ کر یہاں تک کہ سجدہ میں سکون ہوجائے۔ پھر سر اٹھا سجدہ سے یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہوجائے پھر اسی طرح کر اپنی پوری نماز میں۔

(۳۶) فرض نمازوں کے بعد دعا کا اثبات

حدیث نمبر ۱: عن امامۃ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّیْلِ الْآخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ.

(ھذا حدیث حسن، ترمذی، ص۵۰۴، ج۲، کتاب الدعوات)

ترجمہ: حضور سرور کائنات ﷺ سے عرض کیا گیا کہ کون سی دعا قبولیت کے زیادہ قریب ہے فرمایا رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد۔

حدیث نمبر ۲: عن ام سلمۃ رضی اللّٰہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا صَلَّی الصُّبْحَ حِیْنَ یُسَلِّمُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَیِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا.

(ابن ماجہ ص۶۶، ما یقال بعدالتسلیم) قال فی النیل رجالہ ثقاۃ لولا جھالۃ مولیٰ ام سلمۃ قلت ولکنہ صالح فی المتابعات (اعلاء السنن ص۱۶۱، ج۳)

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب صبح کی نماز پڑھتے تو سلام پھیر کر یہ دعا پڑھتے تھے: اللھم انی اسئلک علماً نافعاً ورزقا طیباً

وعملا متقبلاً۔

حدیث نمبر۳: عن علی رضی اللّٰہ عنہ بن ابی طالب قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

(ابوداؤد ص ۲۱۲، باب ما یقول اذا سلم، حدیث حسن صحیح، ترمذی (اعلاء السنن ص ۱۵۹، ج۳)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ جب نماز سے سلام پھیر لیتے تو یہ پڑھتے اللهم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به منی انت المقدم وانت المؤخر لا الٰه الا انت.

(۳۷) فرضوں کے بعد اجتماعی دُعا

ذکر ابن الکثیر فی قصة علاء بن حضرمیؓ۔

حدیث نمبر ۱: وَنُوْدِيَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ جَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَجَثَا النَّاسُ وَنَصَبَ فِي الدُّعَاءِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَفَعَلَ النَّاسُ مِثْلَهٗ.

(البدایة والنهایة ص ۳۳۳، ج۶)

ترجمہ: حضرت علاء کے قصہ میں ہے: اور صبح کی نماز کے لئے اذان دی گئی جب فجر طلوع ہوئی پس آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز پوری فرمائی تو اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور لوگ بھی بیٹھے گئے اور دعا کرنا شروع کردی اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور لوگوں نے بھی اس کی مثل کیا۔

حدیث نمبر ۲: عن ثوبان رضی اللّٰہ عنہ عنہ النبی ﷺ لَا يَحِلُّ لِاَمْرِئٍ اَنْ يَّنْظُرَ فِيْ جَوْفِ بَيْتِ اَمْرِئٍ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ فَاِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَؤُمُّ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهٗ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ حَقِنٌ.

(حدیث حسن ترمذی ص ۸۲، باب ما جاء فی کراهیة ان یخص الامام نفسه بالدعاء وابوداؤد ص ۱۲، باب یصلی الرجل وهو حاقن)

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ حضرت نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ کسی آدمی کے لئے یہ حلال نہیں کہ وہ دوسرے آدمی کے گھر کے اندر جھانکے یہاں تک کہ اجازت لے لے اور اگر اس نے جھانک لیا تو گویا داخل ہو گیا اور نہ امامت کرائے کوئی ایک کسی قوم کی اس حال میں کہ دعا میں اپنے آپ کو خاص کرے مقتدیوں کے علاوہ۔ پس اگر اس نے ایسا کر لیا تو اس نے ان سے خیانت کی اور نماز کی طرف پیشاب پاخانہ کے تقاضے کے وقت نہ جانا چاہئے۔

حدیث نمبر۳: عن عبداللّٰہ بن زبیر رضی اللّٰہ عنہ وَرَاٰى رَجُلًا رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ قَبْلَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ "اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهٖ.

(رواه الطبرانی رجالهٗ ثقات باب ما جاء فی الاشارة فی الدعاء ورفع الیدین، مجمع الزوائد ص ۱۶۹، ج۱۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کا اٹھا کر دعا مانگ رہا تھا۔ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے۔ پس جب وہ فارغ ہوا تو

عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا کہ رسول پاک ﷺ اپنے ہاتھوں کو نہ اٹھاتے تھے یہاں تک کہ فارغ ہو جاتے نماز سے۔

(۳۸) ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

آیت مبارکہ: فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ. (پ ۳۰، ع ۱، سورۃ الم نشرح، آیت نمبر ۸)

ترجمہ: تو آپ جب فارغ ہو جایا کریں تو محنت کیا کیجئے اور اپنے رب کی طرف توجہ رکھیے۔

حدیث نمبر ۱: عن انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ عن النبی ﷺ اَنَّہٗ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ بَسَطَ کَفَّیْہِ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِلٰھِی وَاِلٰـہَ اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْحَاقَ وَیَعْقُوْبَ وَاِلٰـہَ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ اَسْئَلُکَ اَنْ تَسْتَجِیْبَ دَعْوَتِیْ فَاِنِّیْ مُضْطَرٌّ وَتَعْصِمَنِیْ فِیْ دِیْنِیْ فَاِنِّیْ مُبْتَلًی وَتَنَالَنِیْ بِرَحْمَتِکَ فَاِنِّیْ مُذْنِبٌ وَتَنْفِیَ عَنِّیَ الْفَقْرَ فَاِنِّیْ مُتَمَسْکِنٌ اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ لَّا یَرُدَّ یَدَیْہِ خَائِبَیْنِ.

(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ص ۱۲۱) ارتفع عن درجۃ السقوط الٰی درجۃ الاعتبار (اعلاء السنن ج۳، ص ۱۶۴)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بندہ بھی جب ہر نماز کے بعد اپنے ہاتھوں کو اللہ کے سامنے پھیلا کر یہ دعا کرتا ہے "اللھم الٰھی والہ ابراھیم واسحاق ویعقوب والہ جبرئیل ومیکائیل واسرافیل علیھم السلام اسئلک ان تستجیب دعوتی فانی مضطر وتعصمنی فی دینی فانی مبتلی وتنالنی برحمتک فانی مذنب وتنفی عنی الفقر فانی متمسکن" تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی نہ موڑیں۔

حدیث نمبر ۲: حدثنا محمد بن یحیٰی الاسلمی قال رأیت عبداللّٰہ بن الزبیر وَرَأٰی رَجُلًا رَافِعًا یَدَیْہِ یَدْعُوْ قَبْلَ اَنْ یَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْھَا قَالَ لَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَمْ یَکُنْ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ.

(سنیۃ رفع الیدین فی الدعاء بعد الصلوٰۃ المکتوبۃ مع جزء رفع الیدین للبخاری ص ۲۳) رجالہٗ ثقات (اعلاء السنن ج۳، ص ۱۶۱)

ترجمہ: عبداللہ بن زبیرؓ نے ایک آدمی کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ نماز سے فراغت سے پہلے ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کر رہا تھا۔ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوا تو عبداللہ بن زبیرؓ نے فرمایا نبی کریم ﷺ اپنے ہاتھوں کو نہ اٹھاتے تھے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔

حدیث نمبر ۳: عن الاسود العامری عن ابیہ رضی اللّٰہ عنھما قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ الْفَجْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ اِنْصَرَفَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَدَعَا.

(الحدیث)

ترجمہ: اسود عامری اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی فجر کی۔ پس جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو مڑ کر بیٹھے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور دعا فرمائی۔

(سنیۃ رفع الیدین فی الدعاء بعد الصلوٰۃ المکتوبۃ مع جزء رفع الیدین) مرتفع عن درجۃ السقوط الٰی درجۃ الاعتبار (اعلاء السنن ج۳،

ص ۱۶۴)

(۳۹) سر ڈھانپ کر نماز پڑھنا

حدیث نمبر ۱ : عن انس بن مالک رضی اللّٰہ قال كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَضَعُ اَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِيْ مَكَانِ السُّجُوْدِ وَقَالَ الْحَسَنُ كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُوْنَ عَلَى الْعَمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ.

(بخاری ص ۵۶، ج ۱، باب السجود علی الثوب فی شدة الحر)

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ پس ہم میں کا ایک آدمی گرمی کی شدت کی وجہ سے کپڑے کا کنارہ سجدہ کی جگہ پر رکھتا تھا۔ اور حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ لوگ پگڑی اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے۔

حدیث نمبر ۲ : عن جابر رضی اللّٰہ عنہ قَالَ رَكْعَتَانِ بِعِمَامَةٍ خَيْرٌ مِنْ سَبْعِيْنَ رَكْعَةً بِلا عِمَامَةٍ.

(کنز العمال ص ۱۳۳، ج۷، باب فرع فی عمائم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ پگڑی کے ساتھ نماز کی دو رکعات بغیر پگڑی کے ستر رکعات سے بہتر ہیں۔

حدیث نمبر ۳: عن عبادة بن صامت رضی اللّٰہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ حَسَرَ الْعِمَامَةَ عَنْ جَبْهَتِهٖ.

(مصنف ابن ابی شیبة ص ۳۰۰، ج ۱، باب من کرہ السجود علی کور العِمامة)

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ وہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے عمامہ کو اپنے ماتھے سے ہٹا لیتے تھے۔

(۴۰) تین وتر ایک سلام کے ساتھ

حدیث نمبر ۱ : عن ابی بن کعب رضی اللّٰہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَلَا تُسَلِّمُ اِلَّا فِي آخِرِهِنَّ وَيَقُوْلُ يَعْنِيْ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا.

(نسائی ص ۲۴۹، ج ۱، باب ذکر اختلاف الالفاظ الناقلین) اسنادہٗ حسن (آثار السنن ص ۲۰۱)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں قل یٰایھا الکافرون اور تیسری رکعت میں قل ھو اللّٰہ احد پڑھتے تھے اور سلام صرف ان تینوں کے آخر میں پھیرتے تھے۔ اور سلام کے بعد تین مرتبہ فرماتے سبحان الملک القدوس۔

حدیث نمبر ۲ : عن عائشة رضی اللّٰہ عنہا ان رسول اللّٰہ ﷺ كَانَ اِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ دَخَلَ الْمَنْزِلَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهُمَا رَكْعَتَيْنِ اَطْوَلَ مِنْهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ.

(مسند احمد ص ۱۵٦ ، واسنادهٗ یعتبر به (اعلاء السنن ص۲۷، ج٦)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز عشا پڑھ لیتے تو گھر میں تشریف لاتے تو دو رکعت پڑھتے پھر دو رکعت ان کے بعد پڑھتے جو پہلی دو سے بھی لمبی ہوتی تھیں پھر تین وتر پڑھتے تھے جن میں (سلام کے ذریعے) فاصلہ نہ کرتے تھے۔

حدیث نمبر ۳: عن المسور بن مخرمة قال دَفَنَّا اَبَا بَكْرٌ لَيْلاً فَقَالَ عُمَرُؓ اِنِّی لَمْ اُوْتِرْ فَقَامَ وَصَفَفْنَا وَرَائَهٗ فَصَلّٰی بِنَا ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ لَمْ يُسَلِّمْ اِلَّا فِیْ آخِرِهِنَّ.

(طحاوی، ص ۲۰۲، اسنادهٗ صحیح؛ آثار السنن ص۲۴۳)

ترجمہ: مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ابوبکرؓ کو رات کے وقت دفن کیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے وتر نہیں پڑھی۔ تو وہ کھڑے ہوئے اور ہم نے ان کے پیچھے صف بنائی، پس انھوں نے ہمیں تین رکعت پڑھائیں۔ انھوں نے صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا۔

(۴۱) دعائے قنوت رکوع سے پہلے

حدیث نمبر ۱: عن ابی بن کعب رضی اللّٰه عنه ان رسول اللّٰه ﷺ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلٰثِ ركعاتٍ كَانَ يَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِيَةِ بِقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ.

(نسائی، ص۲۴۸، ج ۱، اسنادهٗ صحیح آثار السنن ص۲۰۸)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ تین وتر پڑھا کرتے تھے تو پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں قل یٰۤاَیُّها الکافرون اور تیسری رکعت میں قل هو اللّٰه احد پڑھتے تھے اور دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔

حدیث نمبر ۲: عن عاصم قال سَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضی اللّٰه عنه عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوْتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ.

(بخاری ص ۱۳٦، ج ۱، باب القنوت قبل الرکوع او بعده؛ مسلم ص۲۳۷)

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے قنوت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ تحقیق قنوت ہوتی تھی، حضرت عاصم نے کہا کہ میں نے کہا کہ رکوع سے پہلے یا بعد میں فرمایا کہ رکوع سے پہلے۔

حدیث نمبر ۳: عن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَكْعَاتٍ وَيَجْعَلُ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ.

(مجمع الزوائد ص ۱۳۸، ج۲، اعتضادًا (اعلاء السنن ص۷۰، ج٦)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ تین رکعات وتر پڑھتے تھے اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

(۴۲) مرد وعورت کی نماز میں فرق

حدیث نمبر ۱ : عن وائل بن حجر رضی اللّٰہ عنہ قَالَ لِیُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَا وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ اِذَا صَلَّیْتَ فَاجْعَلْ یَدَیْکَ حِذَاءَ اُذُنَیْکَ وَالْمَرْأَۃَ تَجْعَلُ یَدَیْھَا حِذَاءَ ثَدْیَیْھَا.

(کنز العمال، ص۷۷ ۱، ج۷، الفرع الثانی فی ارکان الصلوٰۃ المتفرقۃ، رجالہ ثقات، مجمع الزوائد، اعلاء السنن ص ۱۳۳، ج۲)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے وائل بن حجر جب تو نماز پڑھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر کر اور عورت اپنے دونوں ہاتھوں کو پستانوں تک اٹھائے گی۔

حدیث نمبر ۲ : عن مجاھد اَنَّہٗ کَانَ یَکْرَہُ اَنْ یَضَعَ الرَّجُلُ بَطْنَہٗ عَلٰی فَخِذَیْہِ اِذَا سَجَدَ کَمَا تَضَعُ الْمَرْأَۃَ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۷۰، ج ۱، باب المرء کیف تکون فی سجودھا)

ترجمہ: حضرت مجاہدؒ سے روایت ہے کہ بے شک وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ مرد اپنے پیٹ کو اپنی رانوں پر رکھے جب وہ سجدہ کررہا جیسے کہ عورت رکھتی ہے۔

حدیث نمبر ۳: عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ عنہ صاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّہٗ کَانَ یَأْمُرُ الرِّجَالَ اَنْ یَتَجَافَوْا فِیْ سُجُوْدِھِمْ وَیَأْمُرُ النِّسَاءَ یَنْخَفِضْنَ فِیْ سُجُوْدِھِنَّ. (بیھقی ص ۲۲۲، ج ۲، باب مایستحب للمرئۃ من ترک التجافی فی الرکوع والسجود)

ترجمہ: حضور ﷺ مردوں کو سجدوں کی حالت میں پیٹ کو الگ رکھنے کا حکم دیتے تھے (رانوں سے) اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ وہ اپنے سجدوں میں پست ہوں۔

(۴۳) قضاء سننِ فجر (یعنی وقت قضائے سنتِ فجر)

حدیث نمبر ۱ : عن ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّھِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ.

(ترمذی ص ۹٦، ج ۱، باب ماجاء فی اعادتھا بعد طلوع الشمس) اسنادہٗ صحیح (آثار السنن، ص ۲۳۵)

ترجمہ: حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے صبح کی دو رکعت (سنتیں) نہ پڑھی ہوں تو وہ سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھ لے۔

حدیث نمبر ۲ : عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ ان رسول اللّٰہ ﷺ نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ. (بخاری ص ۸۲، ج ۱)

ترجمہ: رسول پاک ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے روکا یہاں تک کہ سورج طلوع ہوجائے اور عصر کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے روکا یہاں تک کہ سورج غروب ہوجائے۔

حدیث نمبر ۳: عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا فَاتَتْہُ رَکْعَتَا الْفَجْرِ صَلَّاھُمَا اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

(مشکل الآثار) اسنادہٗ احسن (اعلاء السنن ص ۱۱۶، ج۷)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ سے جب کبھی صبح کی دو رکعت فوت ہوجاتیں تو سورج کے طلوع کے وقت پڑھتے تھے۔

(۴۴) نابالغ کی امامت کا درست نہ ہونا

حدیث نمبر ۱: عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما قال نَھَانَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَمَرُ اَنْ نَوُمَّ النَّاسَ فِی الْمُصْحَفِ وَنَھَانَا اَنْ یَؤُمَّنَا اِلَّا الْمُحْتَلِمَ.

(کنزالعمال، ص ۱۲۵، ج۸، باب اعادۃ الصلوٰۃ) حسن لتائیدہٖ بطرق اخریٰ (اعلاء السنن ص ۲۶۵، ج۴)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں امیر المومنین حضرت عمرؓ نے روکا تھا کہ ہم لوگوں کو نماز پڑھائیں قرآن سے دیکھ کر اور اس بات سے بھی منع فرمایا تھا کہ ہماری امامت کرائے کوئی ایک یہاں تک کہ بالغ ہوجائے۔

حدیث نمبر ۲: عن ابراھیمؒ قَالَ کَانُوْا یَکْرَھُوْنَ اَنْ یَؤُمَّ الْغُلَامُ حَتّٰی یَحْتَلِمَ.

(المدونۃ الکبریٰ ص ۸۵، ج ۱) رجالہٗ کلھم ثقات (اعلاء السنن ص ۲۶۶، ج۴)

ترجمہ: حضرت ابراہیمؒ سے روایت ہے کہ وہ (صحابہ) نابالغ بچے کی امامت کو مکروہ سمجھتے تھے۔

حدیث نمبر ۳: عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما قَالَ لَا یَؤُمُّ الْغُلَامُ حَتّٰی یَحْتَلِمَ.

(اعلاء السنن ص ۲۶۵، ج۴؛ وروی مرفوعاً لا یتقدم الصف الاوّل اعرابی ولا أعجميّ ولا غلام لم یحتلم، أخرجہ الدار قطنی (اعلاء السنن ص ۲۶۷، ج۴)

ترجمہ: حضرت ابن عباس سے روایت ہے فرمایا کہ بچہ جب تک بالغ نہ ہوجائے امامت نہ کرائے۔

(۴۵) تراویح بیس رکعت

حدیث نمبر ۱: ان عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ فَکَانَ یُصَلِّیْ لَھُمْ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً.

(ابوداؤد ص ۲۰۲، ج ۱، باب القنوت فی الوتر)

ترجمہ: بے شک حضرت عمرؓ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعبؓ کے پیچھے جمع فرمایا، پس وہ لوگوں کو بیس رکعات تراویح پڑھایا کرتے تھے۔

حدیث نمبر ۲: عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنھما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یُصَلِّیُ فِیُ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَالْوِتْرَ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۴، ج ۲، باب کم یصلی فی رمضان من رکعتہ)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک ﷺ رمضان المبارک میں بیس رکعات اور وتر پڑھتے تھے۔

حدیث نمبر ۳: عن یحیٰ بن سعید اَنَّ عُمَرَؓ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَ رَجُلًا یُصَلِّیْ بِھِمْ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ص ۳۹۳، ج ۲، باب کم یصلی فی رمضان من رکعۃ) واسنادہٗ مرسل قویٌّ بحوالہ آثار السنن، ص ۲۵۳)

ترجمہ: یحیٰ بن سعیدؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعات (تراویح) پڑھائے۔

(۴۶) مقدارِ مسافتِ سفر

حدیث نمبر ۱: عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنھما ان النبی ﷺ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْئَۃُ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ.

(بخاری ص ۱۴۷، ج ۱ باب فی کم یقصر الصلوٰۃ)

ترجمہ: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہ سفر کرے کوئی عورت تین تن تک مگر کسی محرم کے ساتھ۔

حدیث نمبر ۲: عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَحِلُّ لِاِمْرَأَۃٍ اَنْ تُسَافِرَ ثَلَاثًا اِلَّا وَمَعَھَا ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْھَا.

(مسلم، باب سفر المرئۃ مع محرم اِلی حج وغیرہ ص ۴۳۴، ج ۱)

ترجمہ: رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی عورت کے لئے یہ حلال نہیں کہ وہ تین دن کا سفر کرے مگر یہ کہ اس کے ساتھ کوئی محرم ہو۔

حدیث نمبر ۳: عن عطاء بن ابی رباح قال قلت لابن عباس رضی اللّٰہ عنھما اَقْصُرُ اِلٰی عَرْفَۃَ فَقَالَ لَا قُلْتُ اَقْصُرُ اِلٰی مَرٍّ قَالَ لَا قُلْتُ اَقْصُرُ اِلَی الطَّائِفِ وَاِلٰی عَسْفَانَ قَالَ نَعَمْ وَذَالِکَ ثَمَانِیَۃٌ وَاَرْبَعُوْنَ مِیْلًا وَعَقَدَ بِیَدِہٖ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ص ۴۴۵ ج ۲، باب فی مسیرۃ کم یقصر الصلوٰۃ، مسند امام شافعیؒ ص ۱۸۵)

ترجمہ: حضرت عطاء بن ابی رباح نے فرمایا کہ میں نے ابن عباسؓ سے عرض کیا کہ میں عرفۃ تک قصر کروں فرمایا نہیں۔ تو میں نے عرض کی کہ "مر" مقام تک۔ فرمایا نہیں میں نے کہا طائف تک اور عسفان تک تو فرمایا ہاں۔ اور یہ ۴۸ میل بنتے ہیں اور اپنے ہاتھوں سے شمار کیا۔

(۴۷) عیدین میں چھ زائد تکبیروں کا ہونا

حدیث نمبر ۱: ان سعید بن عاص سأل ابا موسیٰ الاشعری وحذیفۃ بن الیمان رضی اللّٰہ عنھم کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُکَبِّرُ فِی

اَلْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی کَانَ یُکَبِّرُ اَرْبَعًا تَکْبِیْرَہٗ عَلَی الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَیْفَۃُ صَدَقَ فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰی کَذَالِکَ کُنْتُ اُکَبِّرُ فِی الْبَصْرَۃِ حَیْثُ کُنْتُ عَلَیْھِمْ.

(ابو دائود ص۱۶۳، ج۱، مسند احمد ص۴۱۶ باب التکبیر فی العیدین، اسنادہٗ حسن آثار السنن ص۳۱۴)

ترجمہ: سعید بن عاص نے ابوموسیٰؓ اور حذیفہؓ بن یمان سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کیسے تکبیر کہا کرتے تھے عیدالاضحٰی اور عیدالفطر کے موقع پر تو ابوموسیٰؓ نے جواب دیا کہ چار تکبیریں مثل آپ ﷺ کے تکبیر کہنے کے جنازوں پر تو حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ ابوموسیٰؓ نے سچ فرمایا اسی طرح میں تکبیریں کہتا تھا بصرہ میں جب میں ان پر حکمران تھا۔

حدیث نمبر ۲: عن علقمۃ و الاسودان ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ کَانَ یُکَبِّرُ فِی الْعِیْدَیْنِ تِسْعًا تِسْعًا اَرْبَعًا قَبْلَ الْقِرَائَۃِ ثُمَّ یُکَبِّرُ فَیَرْکَعُ وَفِی الثَّانِیَّۃِ یَقْرَءُ فَاِذَا فَرَغَ کَبَّرَ اَرْبَعًا ثُمَّ رَکَعَ.

(مصنف عبدالرزاق ص۲۹۳، ج۳) اسنادہٗ صحیح (آثار السنن ص۳۱۶)

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ عیدین میں کل ۹ تکبیریں کہتے تھے۔ چار تکبیریں (مع تکبیر تحریمہ) قرأۃ سے پہلے پھر تکبیر کہتے تھے اور رکوع میں جاتے اور دوسری رکعت میں قرأۃ کرتے، پس جب قرأۃ سے فارغ ہوتے تو (تکبیر رکوع سمیت) چار تکبیریں کہتے پھر رکوع کرتے۔

حدیث نمبر ۳: عن کردوس قال کان عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ یُکَبِّرُ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ تِسْعًا تِسْعاً یَبْدَأُ فَیُکَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ یُکَبِّرُ وَاحِدَۃً فَیَرْکَعُ بِھَا ثُمَّ یَقُوْمُ فِی الرَّکْعَۃِ الْآخِرَۃِ فَیَبْدَأُ فَیَقْرَأُ ثُمَّ یُکَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ یَرْکَعُ بِاِحْدٰھُنَّ.

(طبرانی فی الکبیر، اسنادہٗ صحیح، آثار السنن ص۳۱۶)

ترجمہ: حضرت کردوسؒ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ عیدالضحٰی اور عیدالفطر میں کل ۹ تکبیریں پڑھتے تھے۔ ابتداء فرماتے تو چار تکبیریں (مع تکبیر تحریمہ) کہتے پھر ایک تکبیر کہتے اور اسی کے ساتھ رکوع میں جاتے پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے۔ پس ابتداء فرماتے تو قرأۃ کرتے پھر چار تکبیریں (مع تکبیر رکوع) کہتے پھر ان چار میں سے ایک کے ساتھ رکوع کرتے تھے۔

(۴۸) غائبانہ نمازِ جنازہ کا عدم جواز

حدیث نمبر ۱: عن عمران بن حصین رضی اللّٰہ عنہ انبأنا رسول اللّٰہ ﷺ اِنَّ اَخَاکُمُ النَّجَاشِیَ تُوَفِّیَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَیْہِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَصَفُّوْا خَلْفَہٗ وَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعًا وَھُمْ لَا یَظُنُّوْنَ اِلَّا جَنَازَتَہٗ بَیْنَ یَدَیْہِ.

(ابن حبان فی صحیحہ ص۲۹، ج۴)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نجاشی فوت ہو چکا ہے پس جنازہ کے لئے تیار ہو جاؤ اور اس پر جنازہ پڑھو۔ پس حضور علیہ السلام کھڑے ہوئے اور صحابہ کرامؓ نے حضور ﷺ کے پیچھے صف باندھ لی اور آپ ﷺ نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔ وہ جنازہ کو حضور کے سامنے ہی خیال کرتے تھے۔

حدیث نمبر ۲: فَصَلَّیْنَا خَلْفَہٗ وَنَحْنُ لَا نَرٰی اِلَّا اَنَّ الْجَنَازَۃَ قُدَّامَنَا.

(مسند ابو عوانہ فی صحیحہ)

ترجمہ: ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف باندھی ہم نہیں دیکھتے تھے مگر جنازہ ہمارے آگے تھا (یعنی جنازہ کو اپنے سامنے دیکھ رہے تھے)۔

نوٹ: احادیث بالا سے معلوم ہوا کہ جنازہ غائبانہ نہ تھا، نیز آپ ﷺ کے زمانہ میں متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا انتقال مدینہ طیبہ سے باہر ہوا، مگر کسی کی غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی۔

حدیث نمبر ۳: عن انس رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ شَھْرًا بَعْدَ الرُّکُوْعِ یَدْعُوْ عَلٰی اَحْیَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ.

(بخاری شریف ص ۵۸۶ ، ج ۲ باب غزوۃ الرجیع و رعل وذکوان و بئر معونۃ)

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے قنوت نازلہ پڑھی رکوع کے بعد ایک ماہ تک عرب کے قبیلوں کے خلاف بددعا فرماتے رہے۔

نوٹ: اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اس غزوہ میں ستر (۷۰) جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔ لیکن ان میں سے کسی کی بھی غائبانہ جنازہ ادا نہیں کی گئی۔ اوران سے محبت کی یہ انتہا کہ ایک مہینہ تک ان کے قاتلوں کے نماز میں بددعا کرتے رہے۔

(۴۹) نمازِ جنازہ میں صرف پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین

حدیث نمبر ۱: عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنھما ان رسول اللّٰہ ﷺ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ عَلَی الْجَنَازَۃِ فِیْ اَوَّلِ تَکْبِیْرَۃٍ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ.

(دارِقطنی ص ۷۵، ج ۲) حدیث حسن لا سیما مع تعدد طرق (اعلاء السنن ص ۲۲۱، ج ۸)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے اس کے بعد دوبارہ رفع یدین نہ کرتے۔

حدیث نمبر ۲: عن الولید بن عبداللّٰہ بن جمیع الزھری قَالَ رَأَیْتُ اِبْرَاھِیْمَ اِذَا صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ رَفَعَ یَدَیْہِ فَکَبَّرَ ثُمَّ لَا یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْمَا بَقِیَ وَکَانَ یُکَبِّرُ اَرْبَعًا.

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۹۶ ، ج ۳، باب من قال یرفع یدیہ فی کل تکبیر ومن قال مرۃ)

ترجمہ: ولید بن عبداللہ بن جمیع الزہریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا جب وہ جنازہ پڑھا رہے تھے تو رفع یدین کی۔ پھر بقیہ نماز میں رفع یدین نہ کی اور چار تکبیریں کہتے تھے۔

حدیث نمبر ۳: عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ ان رسول اللّٰہ ﷺ کَبَّرَ عَلَی الْجَنَازَۃِ فَرَفَعَ یَدَیْہِ فِیْ اَوَّلِ تَکْبِیْرَۃٍ وَوَضَعَ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی.

(ترمذی ص ۲۰۶، ج ۱، باب ما جآء فی رفع الیدین علی الجنازۃ ویؤیدہ ما رواہ الدار قطنی عن ابن عباسؓ (اعلاء السنن ص ۲۲۰، ج ۸)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز جنازہ پر تکبیر کہی پس پہلی تکبیر میں رفع یدین کی اور اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا۔

(۵۰) نمازِ جنازہ میں قرأت کا نہ ہونا

حدیث نمبر ۱ : عن نافع ان عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ عنہما کَانَ لَا یَقرَأُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْجَنَازَۃِ. (مؤطا امام مالک ص ۲۱۰)

ترجمہ: ابن عمرؓ نماز جنازہ میں قرأت نہ کرتے تھے۔

حدیث نمبر ۲ : عن عبداللّٰہ ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ قَالَ لَمْ یُوَقِّتْ لَنَا فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْمَیِّتِ قِرَائَۃً وَلَا قَوْلًا کَبِّرْ مَا کَبَّرَ الْاِمَامُ وَاَکْثِرْ مِنْ طِیبِ الْکَلَامِ.

(رواہ احمد رجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ص ۳۲، ج۳، باب الصلٰوۃ علی الجنازۃ)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ نہیں مقرر کیا حضور ﷺ نے ہمارے لئے نماز جنازہ میں کوئی قرأت اور نہ کوئی خاص دعا۔ تکبیر کہہ جتنی تکبیریں امام کہے اور دعاؤں میں سے اچھی دعا کثرت سے پڑھ۔

حدیث نمبر ۳: عن ابی سعیدِ ن المقبری انہ سَأَلَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضی اللّٰہ عنہ کَیْفَ تُصَلِّیْ عَلَی الْجَنَازَۃِ فَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللّٰہ عنہ اَنَا لَعَمْرُ اللّٰہِ اُخْبِرُکَ اَتَّبِعُھَا مِنْ اَھْلِھَا فَاِذَا وُضِعَتْ کَبَّرْتُ وَحَمِدْتُ اللّٰہَ وَصَلَّیْتُ عَلٰی نَبِیِّہٖ ثُمَّ اَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ الخ.

(مؤطا امام مالک ص ۲۰۹، باب ما یقول المصلی علی الجنازۃ، رجالہ ثقات التعلیق الممجد علی مؤطا محمد ص ۱۶۸)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے ابوسعید المقبری نے سوال کیا کہ آپ نماز جنازہ کیسے پڑھتے ہو تو حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا میں قسم بخدا تجھے خبر دیتا ہوں، میں پیچھے چلتا ہوں اس جنازہ کے اس کے گھر والوں سے۔ پس جب جنازہ رکھ دیا جاتا ہے تو میں تکبیر کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں۔ اور اس کے نبی ﷺ پر درود بھیجتا ہوں، پھر یہ دعا پڑھتا ہوں: اللھم عبدک و ابن عبدک الخ

(۵۱) ایامِ قربانی کا تین دن ہونا

حدیث نمبر ۱ : عن علی رضی اللّٰہ عنہ اَلنَّحْرُ ثَلَاثَۃُ اَیَّامٍ اَفْضَلُھَا اَوَّلُھَا.

(محلی ص ۳۷۷، ج۷) ابن ابی لیلٰی حسن الحدیث (اعلاء السنن ص ۲۳۵، ج۱۷)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قربانی تین دن ہے، ان میں افضل پہلا دن ہے۔

حدیث نمبر ۲ : عن نافع ان عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ عنہ قال اَلْاَضْحٰی یَوْمَانِ بَعْدَ یَوْمِ الْاَضْحٰی.

(مؤطا امام مالک ص ۴۸۷، المکتبۃ الثقافیۃ بیروت) وھی فی حکم المرفوع (اعلاء السنن ص ۲۳۳، ج۱۷)

ترجمہ: ابن عمرؓ نے فرمایا قربانی دو یوم ہوتی عید الضحٰی کے دن کے بعد۔

حدیث نمبر ۳: عن علیؓ ان رسول اللّٰہﷺ نَھَاکُمْ اَنْ تَأْکُلُوْا لُحُوْمَ نُسُکِکُمْ فَوْقَ ثَلٰثٍ.

(بخاری ص ۸۳۵، ج ۲، باب مایو کل من لحوم الاضاحی)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے، بے شک رسول اللہﷺ نے روکا تم کو یہ کہ کھاؤ تم اپنی قربانیوں کے گوشتوں کو تین دن سے زائد۔

نوٹ: معلوم ہوا کہ قربانی کے صرف تین دن ہیں۔

(۵۲) اونٹ میں صرف سات حصے ہونا

حدیث نمبر ۱: عن جابر رضی اللّٰہ عنہ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِﷺ عام الحدیبیة الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

(مسلم شریف ص ۴۲۴، باب جواز الاشتراک فی الھدی واجزاء البدنة والبقر، مرقات ص ۳۰۵، ج ۳)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا کہ ہم نے حدیبیہ والے سال حضورﷺ کے ساتھ قربانی کی اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے بھی سات آدمیوں کی طرف سے۔

حدیث نمبر ۲: عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنھما ان النبیﷺ اَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ عَلَیَّ بَدَنَةً وَاَنَا مُوْسِرٌ بِھَا وَلَا اَجِدُھَا فَاشْتَرِیْھَا فَاَمَرَہُ النَّبِیُّﷺ اَنْ یَبْتَاعَ سَبْعَ شِیَاہٍ فَیَذْبَحُھُنَّ.

(ابن ماجہ ص ۲۲۶، باب کم یجزی من الغنم عن البدنة) رجالہ ثقات (اعلاء السنن، ص ۲۰۵، ج ۱۷)

ترجمہ: نبی کریمﷺ کے پاس ایک آدمی آیا۔ پس کہا کہ بے شک میرے ذمہ اونٹ ہے اور میں مالدار بھی ہوں (لیکن) میں اونٹ پاتا نہیں کہ اس کو خریدوں تو نبی کریمﷺ نے اس کو حکم فرمایا کہ وہ سات بکریاں خرید لے پس ان کو ذبح کردے۔

نوٹ: معلوم ہوا کہ ایک اونٹ سات بکریوں کے قائم مقام ہے۔

حدیث نمبر ۳: عن عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ عن رسول اللّٰہﷺ اَلْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ فِی الْاَضَاحِیْ.

(طبرانی کبیر، بحوالہ کنز العمّال، باب وجوب الاضحیة وبعض احکامھا ص ۳۴، ج ۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی کریمﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ گائے سات آدمیوں کی طرف سے کفایت کرے گی اور اونٹ بھی سات آدمیوں کی طرف سے کفایت کرے گا۔

(۵۳) ایک مجلس کی تین طلاق کا تین ہونا

حدیث نمبر ۱: عن عائشة رضی اللّٰہ عنھا قالت اِنّ. رَجُلًا طَلَّقَ اِمْرَأَتَہٗ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ فَسُئِلَ النَّبِیُّﷺ اَتَحِلُّ لِلْاَوَّلِ قَالَ لَا حَتّٰی یَذُوْقَ عَسَیْلَتَھَا کَمَا ذَاقَ الْاَوَّلُ.

(بخاری ص ۷۹۱، ج۲، باب من اجاز الطلاق الثلاث)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ بیشک ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیں۔ پس اس عورت نے دوسری جگہ شادی کر لی۔ اس نے بھی طلاق دے دی۔ پس نبی پاک ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کیا یہ پہلے خاوند کے لئے حلال ہے فرمایا نہیں یہاں تک وہ اس عورت کا ذائقہ چکھ لے۔ جیسا کہ پہلے نے چکھ لیا تھا۔

حدیث نمبر ۲: فی حدیثٍ طویل قال عویمر كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَّأْمُرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

(بخاری شریف ص ۷۹۱، ج۲، باب من اجاز الطلاق الثلاث)

ترجمہ: ایک لمبی حدیث ہے (اس میں یہ بھی ہے) کہ حضرت عویمرؓ نے کہا کہ میں نے اس عورت پر جھوٹ بولا اے اللہ کے رسول ﷺ اگر اس کو اپنے پاس رکھوں پس اس کو تین طلاق دیں۔ پہلے اس سے کہ نبی کریم ﷺ حکم فرماتے۔

حدیث نمبر ۳: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ طَلَّقْتُ اِمْرَاَتِیْ اَلْفًا قَالَ ثَلَاثٌ تُحَرِّمُهَا عَلَیْکَ وَاَقْسِمْ سَائِرَهَا بَیْنَ نِسَائِکَ.

(سنن کبریٰ بیھقی ص ۳۳۵، ج۷، باب ما جاء فی امضاء الثلاث وان کن مجموعات)

ترجمہ: ایک آدمی حضرت علیؓ کے پاس آیا پس آ کر کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دی ہیں۔ فرمایا کہ تین طلاقیں تیری بیوی کو تجھ پر حرام کر دیں گی باقی ماندہ طلاقوں کو اپنی دوسری بیویوں کے درمیان تقسیم کر لے۔

(۵۴) مصافحہ بالیدین کا اثبات

حدیث نمبر ۱: قال ابن مسعود رضی اللّٰه عنه عَلَّمَنِیْ النَّبِیُّ ﷺ وَکَفِّیْ بَیْنَ کَفَّیْهِ التَّشَهُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنِیْ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوٰةُ الخ.

(بخاری ص ۹۲۶، ج۲، باب الاخذ بالیدین)

ترجمہ: ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ مجھ کو نبی پاک ﷺ نے تعلیم دی تشہد کی یعنی التحیات للہ والصلوٰۃ الخ کی جیسا کہ تعلیم دیتے مجھ کو قرآن کی سورۃ کی اس حال میں کہ میرا ہاتھ آپ ﷺ کے دو ہاتھوں کے درمیان تھا۔

حدیث نمبر ۲: صَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ ابْنَ الْمُبَارَکِ بِیَدَیْهِ. (بخاری، ص ۹۲۶، ج۲، باب الاخذ بالیدین)

ترجمہ: حماد بن زید نے عبداللہ بن مبارک سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

حدیث نمبر ۳: عن أبی اُمامة رضی اللّٰه تعالٰی عنهٗ ان رسول اللّٰه ﷺ قَالَ اِذَا تَصَافَحَ الْمُسْلِمَانِ لَمْ تَفَرَّقْ اَکُفُّهُمَا حَتّٰی یُغْفَرَ لَهُمَا.

(طبرانی بحوالہ کنز العمّال، باب المصافحة، ص ۵۵ ج۹)

ترجمہ: رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب دو مسلمان آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے ہاتھوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے ان کے گناہ بخش دیے جاتے

ہیں۔

نوٹ: دونوں ہاتھوں کے گناہ بخشوانے کے لئے مصافحہ دونوں ہاتھوں سے ہونا چاہئے۔

(۵۵) مسئلہ نفی علم غیب

آیۃ مبارکۃ: قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ.

(پ۲۰، ع۱)

ترجمہ: آپ فرمادیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں علم غیب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

حدیث نمبر ۱: قَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَاالْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَاُخْبِرُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا...... فِيْ خَمْسٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ.

(بخاری، ج۱، ص۱۲، باب سوال جبریل النبی ﷺ عن الایمان والاسلام والاحسان الخ)

ترجمہ: حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ قیامت کب ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس سے قیامت کے بارہ میں سوال کیا گیا ہے (یعنی میں) سوال کرنے والے (یعنی تجھ) سے اس سے زیادہ علم رکھنے والانہیں۔ پھر چند علامات قیامت بیان کر کے فرمایا کہ قیامت کا علم ان مغیباتِ خمسہ میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ پھر تائید میں اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ (سورۃ لقمان، آیت ۳۴) تلاوت فرمائی۔

حدیث نمبر ۲: عن ابن عباس فی حدیث طویل ...... اَلَا وَاِنَّهٗ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ! اُصَيْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ الخ.

(بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ مائدہ، باب وکنت علیھم شھیدًا، ص ٦٦٥، ج۲)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے لمبی حدیث میں مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: خبردار تحقیق میری اُمت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے تو ان کو بائیں جانب لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں تو جواباً ارشاد ہوگا کہ تو ان باتوں کو نہیں جانتا جو انھوں نے تیرے بعد گڑھ لی تھیں۔

(۵٦) مسئلہ نفی حاضر ناظر

آیۃ مبارکۃ: وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى. ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى. فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى. (نجم: ۸،۹)

ترجمہ: پھر وہ فرشتہ (آپ کے) نزدیک آیا پھر اور نزدیک آیا دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا بلکہ اور بھی کم۔

حدیث نمبر ۱ : اَللّٰھُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِیَّکَ. (بخاری، ص۵٦۸، ج۲)

ترجمہ: حضرت عاصمؓ نے شہادت کے وقت دُعا کی اے اللہ ہمارے حالات سے اپنے نبی ﷺ کو باخبر کردے۔

حدیث نمبر ۲ : فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَکُمْ ھٰذَا بَحرًا.

(بخاری، ص ۴۰۲، ج ۱، باب فرس القطوف)

ترجمہ: جب حضور ﷺ (مدینہ کا چکر لگا کر) واپس لوٹے تو فرمایا کہ ہم نے تمہارے اس گھوڑے کو سمندر کی طرح پایا ہے۔

(۵۷) مسئلہ نفی مختارِ کُل

آیۃ مبارکۃ: لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ. (آل عمران: ۱۲۸)

ترجمہ: یہ بات تمہارے اختیار میں نہیں۔

حدیث نمبر ۱ : قال یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَکُمْ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا یَا بَنِیْ عَبْدِ مناف لَا أغنِیْ عَنْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا یَا عَبَّاسُ ابْنُ عَبْدِالْمُطلبِ لَا اُغْنِیْ عَنْکَ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا وَیَا صَفِیَّۃُ عَمّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا وَیَا فَاطِمَۃُ بِنْتُ محمدٍ سَلِیْنِیْ مَا شِئْتِ مِنْ مَّالِیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکَ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا.

(بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الشعراء وانذر عشیرتک الاقربین، ص ۷۰۲، ج۲)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا اے قریش کے گروہ! خرید لو اپنی جانوں کو (اسلام کے ساتھ) میں اللہ تعالیٰ سے الگ ہو کر تمہیں کچھ نفع نہیں دے سکتا۔ اے بنوعبدمناف! میں اللہ تعالیٰ سے الگ ہو کر تمہیں کچھ نفع نہیں دے سکتا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ تعالیٰ سے الگ ہو کر تمہیں کچھ نفع نہیں دے سکتا۔ اے صفیہ! ''یعنی رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی'' میں اللہ تعالیٰ سے الگ ہو کر تمہیں کچھ نفع نہیں دے سکتا۔ اور اے فاطمۃ بنت محمدؐ سوال کر مجھ سے میرے مال میں سے جو چاہے لیکن میں اللہ تعالیٰ سے الگ ہو کر تمہیں کچھ نفع نہیں دے سکتا۔

حدیث نمبر ۲ : فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ مَا لَمْ انّہٗ عَنْکَ فَنَزَلَتْ مَا کَانَ لِلنَّبِیّ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا.

(بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہٗ وما کان للنبی، سورۃ توبہ، ص ٦۷۵، ج۲)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے (اپنے چچا ابوطالب سے) ارشاد فرمایا کہ البتہ ضرور بالضرور میں آپ کے لئے استغفار کرتا رہوں گا جب تک میں تیرے لئے استغفار کرنے سے روک نہ دیا جاؤں۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ والذین آمنوا ''الآیۃ'' (یعنی اللہ تعالیٰ نے استغفار سے روک دیا)

(۵۸)اکابرینِ اُمت اور یزید

آیت مبارکہ: فَخَلَفَ مِنْ م بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا. (مریم، آیت ۵۹)

ترجمہ: پھران کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انھوں نے نماز ضائع کردی اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے۔سوآگے دیکھ لیں گے گمراہی کو۔

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے تھے کہ میں نے یہ فرماتے سنا کہ ساٹھ سال کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوں گے جونماز ضائع کریں گے اور خواہشات کے پیچھے پڑیں گے۔پس وہ عنقریب گمراہی کو دیکھ لیں گے۔

(البدایہ والنہایہ ص ۲۳۳، ترجمہ یزید بن معاویہ)

حدیث نمبر ۱: قَالَ اَبُوْ ھریرۃؓ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ ﷺ يَقُوْلُ هَلَكَةُ اُمَّتِيْ عَلٰى اَيْدِيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ.

(بخاری، ص ۱۰۴۶، ج ۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے صادق ومصدوق ﷺ کو سنا،فرماتے تھے کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے چند لونڈوں کے ہاتھوں ہوگی۔ (بخاری ص ۱۰۴۶، ج ۲) حضرت ابوہریرہؓ بازار میں جاتے جاتے یوں دُعا کرنے لگتے کہ اے اللہ! مجھے ۶۰ھ کا زمانہ نہ آنے پائے اور نہ لونڈوں کی امارت کا۔ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس طرف اشارہ ہے کہ ان لونڈوں میں سب سے پہلا لونڈا ۶۰ھ میں برسرِ اقتدار آئے گا اور یہ بالکل واقع کے مطابق ہے۔اس لئے کہ یزید بن معاویہ اسی ۶۰ھ میں بادشاہ بنا،پھر ۶۴ھ تک زندہ رہ کر مرگیا۔

(فتح الباری ج ۱۳، ص ۸)

حدیث نمبر ۲: حضرت ابوعبیدہ اور حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ھے: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَوَّلُ مَنْ يُّبَدِّلُ سُنَّتِيْ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ اُمَيَّةَ يُقَالُ لَهٗ يَزِيْدُ.

(الصواعق المحرقه، ص ۲۲۱)

ترجمہ: انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا،فرماتے تھے کہ سب سے پہلا شخص جو میری سنت کو بدلے گا بنوامیہ کا ہوگا جس کو یزید کہا جائے گا۔

حدیث نمبر ۳: عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس کسی شخص نے امیر معاویہؓ کو برا بھلا کہا تو انھوں نے اس کو تین کوڑے لگوائے۔اور جس آدمی نے ان کے بیٹے یزید کو امیر المومنین کہا اس کے انھوں نے بیس کوڑے لگوائے۔اسی طرح ابن سیرین وغیرہ نے خلیفہ مہدی سے نقل کیا ہے۔

(الصواعق المحرقه، ص ۲۲۱)

(۵۹)تراویح میں قرآن دیکھ کر پڑھنا

حدیث نمبر ۱: حضرت رفاعہ بن رافع فرماتے ھیں کہ حضور ﷺ نے ایک شخص کو نماز سکھاتے ہوئے فرمایا: فَاِنْ كَانَ

مَعَکَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ.

ترجمہ: کہ اگر تجھے قرآن آتا ہو تو قرأۃ کر، ورنہ پس اللہ تعالیٰ کی حمد اور بڑائی بیان کر اور اس کا کلمہ پڑھ۔

(ترمذی ص ۷۰، ج ۱)

حدیث نمبر ۲: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ھے: جَاءَ رَجُلٌ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ آخُذَ شَیْئًا مِنَ الْقُرْآنِ فَعَلِّمْنِیْ مَا یُجْزِئُنِیْ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

ترجمہ: ایک آدمی حضور ﷺ کے پاس آیا۔ پس اس نے کہا کہ میں تھوڑا سا قرآن بھی یاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ پس مجھے ایسی چیز سکھا دیجئے جو مجھے (نماز میں) کفایت کرے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا یہ الفاظ کہہ لیا کر: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

(ابوداؤد ص ۱۲۸، باب مایجزی الامی والاعجمی من القرائۃ)

حدیث نمبر ۳: حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے: قَالَ نَهَانَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ اَنْ نَّؤُمَّ النَّاسَ فِی الْمُصْحَفِ.

ترجمہ: فرمایا کہ ہمیں امیر المومنین حضرت عمرؓ نے اس سے روکا کہ ہم قرآن میں نظر کر کے لوگوں کی امامت کرائیں۔

(کنز العمال، ص ۱۲۵، ج ۸)

تمت بالخیر